وما آتاكم الرسول فخذوه
وما نهاكم عنه فانتهوا

الاربعين فی صفة صلاة النبی ﷺ

نمازِ رسول ﷺ
چالیس احادیث کی روشنی میں

ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ
وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

الاربعین فی صفة صلاة النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نمازِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چالیس احادیث کی روشنی میں

ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی



مکتبہ خانقاہ و جامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم۔ اسلام آباد

نام کتاب	الاربعین فی صفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
	نمازِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چالیس احادیث کی روشنی میں
ترتیب و تحریر	ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی
اہتمام	خانقاہ و جامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم، ترنول، اسلام آباد
تعداد	1100
اشاعتِ اول	اکتوبر 2020 بمطابق صفر المظفر 1442ھ
اشاعت دوم	جنوری 2021 بمطابق جمادی الاول 1442ھ
اشاعت سوم	مئی 2021 بمطابق رمضان المبارک 1442ھ

اللہ کے فضل و کرم، انسانی طاقت وبساط کے مطابق کمپوزنگ، پروف ریڈنگ، تصحیح، طباعت اور جلد سازی میں پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہِ کرم مطلع فرمائیں۔ ان شاء اللہ مستقبل میں مزید احتیاط کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوتاہیوں سے درگزر کرتے ہوئے ہماری سعی قبول فرمائے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

بَلَغَ العُلىٰ بِكمالِهِ

كَشَفَ الدُّجىٰ بِجَمالِهِ

حَسُنَت جَميعُ خِصالِهِ

صلّو عليهِ وآلِهِ

فیضانِ نظر

مجدد العصر، دلیل السُبُل، خزینۃ الاسرار

وارث النبیِ المختار، وسیلۃ الطالبین، نقیب المحبوبین

محبوب السالکین، امام المتقین، وصفوۃ العابدین

جلیس الرحمٰن، الامام الخراسان

حضرت اخوندزادہ پیر **سیف الرحمٰن** مبارک نور اللہ مرقدہ

بنظر کرم

غوث الزمان، محبوب الامام الخراسان، تاج الاولیاء

امام الاتقیاء، زینۃ الاصفیاء، طبیب ارواحنا وقلوبنا

سیدی و سندی، مرشدی و مولائی، وسیلتنا الی اللہ

شیخ المشائخ شیخ الطریقۃ

حضرت **میاں محمد السیفی** اطال اللہ حیاتہ

فہرست

تاثرات

استاذ الکل رئیس المناطقہ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی محمد سلیمان رضوی

صدر مدرس جامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم، ترنول، اسلام آباد

بانی ومہتمم دار العلوم انوارِ رضا، راولپنڈی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صدائے نکتہ داں برائے نکتہ خواہاں کہ

اس کتاب کو دیکھنے اور پڑھنے سے آدمی محسوس کرتا ہے کہ اس کتاب کا اسلوب بیان اسلاف مصنفین کا سا ہے، عمل اور اخلاص کا حصول و تحصیل اور اوامر ونواہی کے تقاضے پورے کرنے، دنیا و عقبیٰ (دارین کی افادیت) میں مفید ترین نتائج کی حامل اور اس پر عمل راہ ولایت پر چلنا ہے، اور اگر نگاہ شیخ کا تصور رکھ کر عمل کرے گا تو دارین کی کامیابیاں اسے میسر آئیں گی۔

نماز کے عنوان کو اس طرح بیان کیا کہ گویا یہ ساری عبادات کا جھومر ہے البتہ مصنف علامہ دامہم الرحمٰن نے نماز کے فرائض و واجبات بشمول تمام ارکان کے مزید اس میں اخلاص اور قلبی کیفیت کو لازم قرار دیتے ہوئے اپنے متوسلین و محبین کو اتنا اچھا نمازی بنایا کہ اب کسی نمازی کو صحت نماز دانی کے لیے آپ کے متوسلین کی نماز کی ادائیگی کو مثال کے طور پر پیش کیا

جا سکتا ہے۔ان کے اکابر کی نماز تو صلاۃ الرسول ﷺ کا کامل نمونہ ہے۔آپ کے آستانہ عالیہ

پر آکر ان عملی اصلاحات کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس کوشش کو شرفِ قبولیت سے نوازتے ہوئے ان کے لیے اور قارئین کے

لیے آخرت میں ذریعہ نجات بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام

یکے از طالبان طریقت

(مفتی) محمد سلمان رضوی غفرلہ

11 صفر المظفر 1442ھ بمطابق 28 ستمبر 2020

امام المدرسین شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی ابوالفضل محمد فضل سبحان القادری

بانی ومہتمم جامعہ قادریہ مردان پاکستان

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ[1]

اس آیت کریمہ کے ضمن میں علماء کرام فرماتے ہیں کہ قرآن پاک کا اسلوب اور انداز ایسا ہے کہ جب کسی چیز کے متعلق قائم وغیرہ کے الفاظ ذکر کئے جائیں تو اس سے مراد ومقصود یہ ہوتا ہے کہ اس چیز کو ان کے متعلقہ تمام حقوق وفرائض اور اس کے تمام ظاہری اور باطنی آداب و لوازمات کے ساتھ ادا کی جائے۔اس طرح اقامت صلوۃ کا معنی یہ بنتا ہے کہ نماز اس طریقے سے پڑھی جائے کہ نماز کی تمام شرائط پوری کی جائے۔اس کے بعد نماز کے تمام فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات کے ساتھ ساتھ تمام ظاہری شرعی حدود کا خیال رکھا جائے۔اس کے علاوہ مکروہات، محرمات اور مفسدات کو بھی مد نظر رکھا جائے۔اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی ملحوظ خاطر ہو کہ نماز میں ادھر ادھر کی سوچ وبچار نہ ہو اور نہ ہی دوران نماز دنیاوی

---

[1] الأنفال:3

منصوبوں اور خیالات میں منہمک، مشغول اور مستغرق ہو۔ بلکہ نماز کے دوران صرف یہ سوچ رکھنی چاہیے کہ میں اللہ تعالی کے دربار میں کھڑا ہوں اور رب لایزال سے ہم کلام ہو رہا ہوں اور صرف اسی کی طرف متوجہ رہے ساتھ ہی رب لایزال کا خوف وڈر دامن گیر ہو۔ یہ امور نماز کی باطنی حدود اور آداب کہلاتی ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ [1]

ترجمہ: وہ لوگ جو اپنی نمازیں خشوع سے پڑھتے ہیں۔

بخاری شریف میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میرے اس طریقے سے وضو کیا اور اس طرح دو رکعت نماز پڑھی کہ اس میں اپنے دنیاوی کاموں کے منصوبے نہ بنائے اور نہ اس میں سوچ وبچار کی تو اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔

بے شک یہ بہت بڑے اعزاز اور فضیلت کی بات ہے لیکن یہ شرف وفضیلت تب حاصل ہو گی جب اس طریقے پر نماز پڑھی جائے اور اس طریقے پر نماز تب پڑھی جا سکے گی جب نماز

---

[1] المؤمنون: 2

کے مسائل فقہیہ اور آداب واطوار کا علم حاصل ہو۔اور یہ علم بڑی بڑی کتابوں اور فتاویٰ جات میں موجود تو ہے لیکن چند ناگزیر وجوہ کی بناء پر ان کتابوں سے علم اخذ کرنا ہر انسان کے بس کی بات نہیں۔اس کے علاوہ اس موضوع پر ہر قسم کے چھوٹے بڑے رسالے بھی موجود ہیں لیکن زیر نظر کتاب ایک امتیازی شان رکھتی ہے اور وہ اس طرح کہ ڈاکٹر صاحب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز مبارک کا تذکرہ اس طور پر کیا ہے کہ اس میں نماز کی شرائط، فرائض، واجبات، سنن، مستحبات، مکروہات محرمات اور مفسدات کا پورے طور پر احاطہ کیا گیا ہے۔

دوسری امتیازی شان یہ ہے کہ کسی کا نام لیے بغیر دوسرے لوگوں کے اعتراضات کا براہین قاطعہ سے جواب دیا ہے جو کہتے ہیں کہ نماز حنفی احادیث مبارکہ سے ثابت نہیں۔ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی صاحب اطال اللہ تعالیٰ حیاتہ نے اس کتاب میں نماز حنفی کو احادیث مبارکہ کی روشنی میں تفصیل سے بیان فرمایا ہے۔اس کے علاوہ ان احادیث مبارکہ کی عربی عبارات اور ترجمہ بیان فرمایا ہے۔اور ساتھ ہی تخریج کر کے ان احادیث مبارکہ کے مراجع اور مآخذ بھی بیان فرمائے ہیں۔

اس کے علاوہ اس کتاب میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ نماز کے دوران جن مواقع پر مردوخواتین کی نماز میں فرق ہے اس کی نشان دہی کر کے مردوخواتین کے لیے الگ الگ طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

میں جناب ڈاکٹر صاحب کیلئے دعا گو ہوں اللہ کریم اور آقا کریم ﷺ اس گراں قدر کاوش کو قبول فرمائیں۔

آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

خادم علوم الدین المنقول والمعقول فقیر
ابوالفضل محمد فضل سبحان القادری
جامعہ قادریہ مردان پاکستان
7 شعبان المعظم 1442ھ بمطابق 22.03.2021

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مفتی محمد صدیق ہزاروی سعیدی الازہری
شیخ الحدیث جامعہ ہجویریہ داتادربار لاہور/رکن اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دور حاضر میں جب کہ بعض معروف روحانی مراکز بزرگوں کی علمی اور روحانی وراثت سے محروم ہو چکے ہیں اور دنیا بھی حرص وآز، فکر آخرت پر غالب ہو چکی ہے اوران آستانوں میں علمی خدمات شجرہ ممنوعہ قرار پا چکی ہیں حضرت پیر طریقت ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی زید مجدہ کی خدمات قابل رشک ہیں تصنیف وتالیف کے میدان میں بالخصوص اربعین یعنی چالیس احادیث کو جمع کرنااور وہ بھی مختلف موضوعات پر آپ کے کارہائے نمایاں ہیں جن میں سے ایک شاہکار الاربعین فی صفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جس میں آپ نے نماز سے متعلق مردوں اور عورتوں کو عملی آگہی بخشی اور نماز کا طریقہ تفصیلا بیان فرمایا صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي کی راہ دکھاکر مسلمانوں کواپنی نمازیں سنت مطہرہ کے مطابق ادا کرنے کے لیے رہنمائی فرمائی یقینایہ کتاب ملت اسلامیہ کے مردوں اور عورتوں کے لیے نہایت مفید اور رہنما ہے

اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کی خدمات جلیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مزید کام کرنے کی استطاعت اور توفیق سے بہرہ ور فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مفتی محمد صدیق ہزاروی سعیدی الازہری

استاذ الحدیث جامعہ ہجویریہ مرکز معارف اولیاء

دربار عالیہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ لاہور

25 شعبان المعظم 1442ھ بمطابق 09.04.2021

میزانِ حروف : ملک محبوب الرسول قادری

مدیر اعلیٰ انوار رضا جوہر آباد، مدیر سوئے حجاز لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ رب العالمین کا ارشاد مبارک ہے کہ

یَآاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ[1]

ترجمہ: اے لوگو اپنے رب کو پوجو۔

ارشاد مبارک ہے

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ (1) الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خٰشِعُوْنَ[2]

ترجمہ: بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے، جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں

جسمانی اور روحانی امراض کے ماہر طبیب سیاحِ حرمین حضرت پیر طریقت ڈاکٹر کرنل محمد سرفراز محمدی سیفی ایک ہمہ جہت شخصیت کے مالک ہیں۔آپ کی تصنیفِ لطیف نماز رسولؐ (چالیس احادیث کی روشنی میں) میرے سامنے ہے۔آپ نے جس شرح وبسط کیساتھ اپنے اس موضوع کو نبھانے کی کوشش کی ہے وہ لائق ستائش بھی ہے اور حیران کن بھی۔ نماز

---

[1] البقرۃ:21

[2] المومنون:2

کے موضوع پر بیسیوں کتابیں مختلف زبانوں میں دستیاب ہیں مگر زیر نظر کتاب بھرپور اور جامع ہے۔ نماز، شرائط نماز، احکام نماز، طریقہ نماز، اوقات نماز، فرائض، واجبات، سنن، مستحبات، مکروہات اور مفسدات نماز کا عام فہم اور واضح بیان موجود ہے۔ رکعات نماز کی تفصیلات الگ الگ اوقات کیساتھ بیان کی گئی ہیں۔ اور انداز ایسا اختیار کیا گیا ہے جو حکیمانہ ہے اور ترغیبی ہے۔ تحکمانہ اور خوف زدہ کر دینے والا نہیں۔ دھیمہ لہجہ اور پر خلوص سلیس طرز تحریر نے کتاب کی مقبولیت میں اس قدر اضافہ کر دیا ہے کہ اکتوبر 2020ء سے مئی 2021ء تک کے مختصر دورانیے میں اس کے تین ایڈیشن منظر عام پر آچکے ہیں اور اس کی طلب میں مزید اضافہ ہو رہا ہے۔ ایسی جامع کتاب کے ذریعہ خانقاہ و جامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم ترنول اسلام آباد نے بہت اہم تبلیغی فریضہ سرانجام دیا ہے۔ جو وقت کی اہم ضرورت ہے اللہ رب العالمین مصنف و ناشر اور قارئین کو دارین کی سعادتیں نصیب فرمائے اور نماز قائم کرنے کے حقیقی مفاہیم تک رسائی اور نماز کا نور عطا کرے۔

آمین، بجاہ سید نا و سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

غبار راہ حجاز

ملک محبوب الرسول قادری

چیف ایڈیٹر سہ ماہی انوار رضا جوہر آباد

ایڈیٹر ماہنامہ سوئے حجاز لاہور

13 رمضان 1442ھ بمطابق 26 اپریل 2021

حرفِ آغاز

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِی الْعِزَّةِ وَ الْعُلٰی وَ سَلَامٌ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی خَاتَمِ الْاَنْبِیَآءِ

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَالتَّابِعِیْنَ لَھُمْ بِالْاِحْسَانِ اِلٰی یَوْمِ الْجَزَاءِ

اللہ رب العزت کا کروڑہا شکر کہ مالکِ کل نے لاتعداد مخلوقات میں سے ہمیں سب سے اشرف مخلوق یعنی انسان بنایا۔ انسان کیلئے لاتعداد نعمتیں تخلیق کیں، اس قدر کہ اس کا شمار میں آنا ہی ممکن نہیں۔ کائناتِ عالم میں نگاہ اٹھا کر دیکھیں تو ہر ہر ذرہ، چہار سو بکھری خوشنمایاں، سب اسی فرمان مبارک کی گواہی دیتی نظر آتی ہیں:

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ[1]

ترجمہ: اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو انہیں پورا شمار نہ کر سکو گے، بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

[1] النحل:18

لیکن یہ وسیع و عریض کائنات اور اس سبھی دنیا ومافیہا کی تمام تر نعمتوں کی وقعت، الصمد ذات رحمٰن کے ہاں اس قدر قلیل ہے کہ اپنے کلام میں ان تمام نعمتوں کو کہیں بے حد قلیل اور کہیں فریبِ نظر قرار دیا:

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ[1]

ترجمہ: آپ (انہیں) فرمادیجئے کہ دنیا کا مفاد بہت تھوڑا (یعنی معمولی شے) ہے۔

وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ[2]

ترجمہ: اور دنیا کی زندگی دھوکے کے مال کے سوا کچھ بھی نہیں۔

مگر ایک نعمتِ کبریٰ جو وجہ تخلیق کائنات ہیں، وہ نعمت عظمیٰ جو اس عالم ہست وبود کی جڑ ہیں، وہ جو ہر نعمت سے عظیم تر ہیں ان کا ذکرِ خیر فرمایا تو فضلاً کبیرا کا لفظ استعمال فرمایا:

وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُم مِّنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا1

---

[1] النساء:77

[2] آل عمران:185

ترجمہ: اور اہلِ ایمان کو اس بات کی بشارت دے دیں کہ ان کے لئے اللہ کا بڑا فضل ہے (کہ وہ اس خاتم الانبیاء کی نسبتِ غلامی میں ہیں)۔

مالک کل کا ایک طرف کل متاعِ دنیا کو قلیل فرمانا اور دوسری طرف اصلی نعمت کبریٰ، ذات مصطفیٰ ﷺ کو فضلِ کبیر فرمانا اس ذات کی وسعتوں اور رحمتوں کو واضح کر دیتا ہے۔

رحمت للعالمین ﷺ کی ذات مبارکہ سراپا رحمت ہے کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کیلئے خود رحمت بنا کر بھیجا وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ [2] اور (اے رسولِ محتشم ﷺ!) ہم نے آپ ﷺ کو نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر۔ دنیا و مافیہا کی ہر بھلائی آپ ﷺ ہی کے صدقے ہے۔ سارا کا سارا دین اسلام، جو ہے ہی بھلائی و سلامتی کا راستہ ہمیں حضور نبی کریم ﷺ کے وسیلے سے ملا۔ تمام احکامات الٰہی ہمیں حضور نبی کریم ﷺ کی زبان مبارکہ سے ہی عطا

---

[1] الاحزاب:47

[2] الانبیاء:107

ہوئے۔ جس جس کو ایمان کی نعمت میسر آئی، اللہ تعالیٰ کی پہچان نصیب ہوئی،

آپ ﷺ کے قلب مبارک کے نور ہی سے عطا ہوئی۔ یعنی کہ

جس کو جو کچھ ملا تیرے در سے ملا، سب ہیں تیرے گدا یا نبی مصطفیٰ ﷺ.

آپ ﷺ کی ذات مبارکہ وہ مرکز و محور ہے کہ جس کے گرد دین قائم ہے۔ جس

طرح کعبۃ اللہ حاجی کا مرکز و محور ہوتا ہے اسی طرح اسلام کا مرکز و محور آپ ﷺ کی

ذاتِ ذی شان ہے۔

الشَّرِيعَةَ أَقْوَالِي، وَالطَّرِيقَةَ أَفْعَالِي، وَالْحَقِيقَةَ أَحْوَالِي [1]

ترجمہ: شریعت میرے اقوال کا نام ہے، طریقت میرے اعمال کا، حقیقت

میری باطنی کیفیت ہے۔

قرآن ملا تو بزبان رسولِ مکرم ﷺ،

تشریح قرآن عطا ہوئی اور حقیقتِ قرآن کا ادراک ملا تو شارعِ علیہ السلام کے قول و

فعل سے۔

---

[1] کشف الخفاء حرف الشین المعجمۃ

نورِ قرآن نصیب ہوا تو قلبِ مبارک، سراجاً منیراً کی روشنی کے صدقے۔

گویا ہر نعمت و رحمت کا خزانہ رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارکہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر ہر فرمان ہمارے لئے عافیت و سلامتی ہے۔

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ[1]

ترجمہ: اور جو کچھ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں عطا فرمائیں سو اُسے لے لیا کرو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں سو (اُس سے) رُک جایا کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو۔

خزینۂ رحمت سے یہ فضل، رحمت، شفاعت و نجات حاصل کرنے کیلئے فقیر نے مختلف موضوعات پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین بصورتِ 'اربعین' جمع کرنے کا ارادہ کیا اور بحمد تعالیٰ مرشدِ کریم کی صحبت و سنگت اور نگاہِ لطف کی بدولت یہ ارادہ پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

میں اس کاوش کو مرشدین کرام، والدینِ کریمین، اساتذہ عظام، محبین، متوسلین، ادارہ ہذا کے اراکین و طلباء اور امتِ محمدیہ کے نام کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ

---

[1] الحشر: 7

عزوجل ہمیں اس دنیا میں اس سے استفادہ کرنے والا بنائے اور اسے ہمارے لئے توشہ آخرت بناتے ہوئے ہماری نجات کا ذریعہ بنائے۔

آمین بجاہ نبی الکریم ﷺ

الفقیر

ڈاکٹر محمد سرفراز محمدی سیفی عفی عنہ

نماز نبوی ﷺ احادیث مبارکہ کی روشنی میں

حالت طہارت میں نماز پڑھنا

1. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ [1]

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کی کنجی طہارت، اس کی تحریم تکبیر کہنا، اور تحلیل سلام پھیرنا ہے۔

مصلیٰ پر نماز پڑھنا

2. حَدَّثَتْ مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ، قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَأَنَا حِذَاءَهُ وَأَنَا حَائِضٌ وَرُبَّمَا أَصَابَنِي ثَوْبُهُ إِذَا سَجَدَ وَكَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ [2]

---

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الطهارة، باب فرض الوضوء

[2] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الصَّلَاةِ، باب الصلاة علی الخمرة

ام المؤمنین سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے اور میں آپ ﷺ کے سامنے ہوتی اور حائضہ ہوتی، جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو بسا اوقات آپ کا کپڑا مجھ سے لگ جاتا، آپ ﷺ چھوٹی چٹائی پر نماز پڑھتے تھے۔

3. عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الْحَصِيرِ وَالْفَرْوَةِ الْمَدْبُوغَةِ[1]

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چٹائی اور دباغت دیئے ہوئے چمڑوں پر نماز پڑھتے تھے۔

قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھنا

4. عن مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ السَّاعِدِيَّ، يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اللهُ أَكْبَرُ[1]

---

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الصَّلَاةِ، باب الصلاة علی الحصیر

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو قبلہ رخ ہوتے، اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اَللّٰہُ اَکبَر، کہتے۔

قیام میں دونوں پاؤں کے درمیان کچھ فاصلہ رکھنا

5. عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ، رَأَى رَجُلاً يُصَلِّي قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ خَالَفَ السُّنَّةَ وَلَوْ رَاوَحَ بَيْنَهُمَا كَانَ أَفْضَلَ [2]

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، اس نے اپنے دونوں قدموں کو ملا رکھا تھا تو انہوں نے کہا: اس نے سنت کی خلاف ورزی کی، اگر وہ ان دونوں کے درمیان کچھ فاصلہ رکھتا تو بہتر ہوتا۔

نوٹ: مردوں کے لیے دونوں پاؤں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رکھنا مستحب ہے۔

---

[1] اخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب إقامة الصلاة والسنة فيها

[2] النسائی، کتاب الافتتاح، الصف بین القدمین فی الصلاۃ

نماز کو تکبیر تحریمہ (اَللّٰہُ اَکْبَر) سے شروع کرنا

6. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ[1]

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کی کنجی طہارت، اس کی تحریم تکبیر کہنا، اور تحلیل سلام پھیرنا ہے۔

7. رَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اللهُ أَكْبَرُ[2]

آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے۔

نوٹ: مکمل حدیث مبارکہ اوپر گزر چکی ہے۔

تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کا ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا

8. عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَ إِبْهَامَاهُ حِذَاءَ أُذُنَيْهِ[1]

---

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الطهارة، باب فرض الوضوء

[2] اخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب إقامة الصلاة والسنة فيها

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو (تکبیر تحریمہ کے وقت) اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر ہوتے۔

9. عَنِ الْبَرَاءِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى قَرِيبٍ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُودُ[2]

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں کے قریب تک اٹھاتے تھے پھر دوبارہ ایسا نہیں کرتے تھے۔

10. عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّهُ رَأَى نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ[3]

---

[1] أحمد، أول مسند الكوفيين، حديث البراء بن عازب رضی الله تعالى عنه

[2] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الصلاة، باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع

[3] مسلم، کتاب الصلاة باب استحباب رفع اليدين

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے باقی ماندہ سے اسی سند کے ساتھ روایت کی کہ انہوں (یعنی حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ) نے اللہ کے نبی ﷺ کو (نماز پڑھتے) دیکھا۔ وہ فرماتے ہیں کہ (آپ ﷺ اپنے ہاتھوں کو تکبیر کے وقت اٹھاتے) یہاں تک کہ دونوں ہاتھ اپنے دونوں کانوں کے کناروں کے سامنے لے جاتے۔

تکبیر تحریمہ کے وقت خواتین کا ہاتھوں کو کندھوں تک اٹھانا

11. عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: قَالَ لِی رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يا وائلُ بنَ حجرٍ إِذَا صَلَّيْتَ فَاجْعَلْ يَدَيْكَ حِذَاءَ أُذُنَيْكَ، والمَرْأَةُ تَجْعَلُ يَدَيْهَا حِذَاءَ ثَدْيَيْهَا[1]

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضورِ اکرم ﷺ نے (نماز کا طریقہ سکھاتے ہوئے) فرمایا: اے وائل بن حجر! تم جب

[1] الطبرانی فی المعجم الکبیر، باب الواو، من اسمہ وائل، وائل بن حجر الحضرمی

نماز شروع کرو تو اپنے ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ اور عورت اپنے ہاتھ چھاتیوں تک اٹھائے۔

قیام میں داہنے ہاتھ کو بائیں پر باندھنا

12. عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى الْيُمْنَى فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى[1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھے ہوئے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں (اس کیفیت میں) دیکھا تو آپ ﷺ نے ان کا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھ دیا۔

(مردوں کا) ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھنا

13. عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ السُّنَّةُ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ[1]

---

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الصَّلَاۃِ، باب وضع الیمنی علی الیسری فی الصلاۃ

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ

عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں ہتھیلی کو ہتھیلی پر رکھ کر ناف کے نیچے رکھنا سنت

ہے۔[1]

ثناء سے شروع کرنا

(سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلاَ إِلَهَ

غَيْرُكَ)

14. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَسْتَفْتِحُ صَلاَتَهُ يَقُولُ: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ

وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلاَ إِلَهَ غَيْرُكَ[2]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز

شروع کرتے تو یہ پڑھتے: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الصَّلَاۃِ، باب وضع الیمنی علی الیسری فی الصلاۃ

[2] اخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب إقامة الصلاۃ والسنة فیها

وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ (ترجمہ: اے اللہ! تو پاک ہے اور سب تعریف تیرے لیے ہے، تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے، اور تیرے علاوہ کوئی مستحق عبادت نہیں)۔

جہری نماز میں جہری قراءت کو اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے شروع کرنا

(یعنی ثناء، تعوذ اور بسم اللہ کو اونچی آواز سے نہ پڑھنا)

15. عَنْ أَنَسٍ، قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی، میں نے ان میں سے کسی کو بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ پڑھتے نہیں سنا۔

16. عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی الله عنهما كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ[1]

---

[1] مسلم، کتاب الصلاة، باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نماز اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ سے شروع کرتے تھے۔

امام کے پیچھے قرأت نہ کرنا

17. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ [2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام تو بنایا ہی اس لیے گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے، تو جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو، اور جب قرأت کرے تو تم خاموش رہو، اور جب سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہُ کہے تو تم اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو۔

---

[1] البخاری، کتاب الأذان، باب ما یقول بعد التکبیر

[2] النسائی، کتاب الافتتاح، تأویل قوله عزوجل: وإذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا لعلكم ترحمون

18. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ: هَلْ قَرَأَ مَعِي أَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا. فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ. قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَوَاتِ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک نماز سے جس میں آپ نے بلند آواز سے قرأت کی تھی پلٹے تو فرمایا: کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ ابھی ابھی قرأت کی ہے؟ تو ایک آدمی نے عرض کیا: ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: تبھی تو میں (دل میں) کہہ رہا تھا کہ کیا ہو گیا ہے کہ قرآن میں میرے ساتھ کشمکش کی جا رہی ہے۔ زہری کہتے ہیں: جس وقت لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا تو

[1] اخرجه ابوداؤد في السنن، كتاب الصلاة، باب من كره القراءة بفاتحة الكتاب إذا جهر الإمام

جس نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہری قرأت کرتے تھے، اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قرأت کرنے سے رک گئے۔

19. عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ، وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ مَنْ صَلَّى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ وَرَاءَ الإِمَامِ[1]

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جس نے کوئی رکعت ایسی پڑھی جس میں سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس نے نماز ہی نہیں پڑھی، سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

20. عَنْ جَابِرٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ[2]

---

[1] اخرجه الترمذي في السنن، كتاب الصلاة، باب ما جاء في ترك القراءة خلف الإمام إذا جهر الإمام بالقراءة

[2] اخرجه ابن ماجه في السنن، كتاب إقامة الصلاة والسنة فيها

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس کے لیے امام ہو تو امام کی قرأت اس کی قرأت ہے (یعنی مقتدی امام کے پیچھے قرأت نہ کرے)۔

آمین اونچی آواز سے نہ کہنا

(یعنی باقی تسبیحات کی طرح پست کہنا)

21. عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالَ: غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ: آمِيْن يَخْفِضُ بِهَا صَوْتَهُ[1]

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کے انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی۔ جب آپ ﷺ نے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ پڑھا تو کہا: آمِیْن اور آپ ﷺ نے اس میں (یعنی آمِیْن کہنے میں) اپنی آواز کو پست رکھا۔

[1] الحاکم، کتاب التفسیر، باب قراءات النبی صلی اللہ علیہ وسلم مما لم یخرجاہ وقد صح سندہ

22. عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ، وَابْنُ مَسْعُودٍ لَا يَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، وَلَا بِالتَّعَوُّذِ، وَلَا بِآمِينَ[1]

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بسم اللہ الرحمن الرحیم، تعوذ اور آمین میں جہر نہیں کیا کرتے تھے (یعنی ان میں آواز کو پست رکھتے)۔

23. عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَا يَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّأْمِينِ[2]

حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بسم اللہ الرحمن الرحیم، تعوذ اور آمین میں جہر نہیں کیا کرتے تھے (یعنی ان میں آواز کو پست رکھتے)۔

---

[1] الطبرانی فی المعجم الکبیر، باب العین، من اسمه عبد الله، عبد الله بن مسعود الهذلی

[2] شرح معانی الآثار، کتاب الصلاة، باب قراءة بسم الله الرحمن الرحیم

فرض نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کی کیفیت

(فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنا اور ساتھ سورت ملانا اور باقی رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھنا)

24. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ أُمِرْنَا أَنْ نَقْرَأَ، بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَمَا تَيَسَّرَ [1]

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں نماز میں سورۃ فاتحہ اور جو آسان ہو اسے پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

25. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَيُسْمِعُنَا الآيَةَ أَحْيَانًا وَيَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ [2]

حضرت عبد اللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد (حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ) سے روایت کی کہ نبی ﷺ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں

---

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب من ترك القراءة فی صلاته بفاتحة الکتاب

[2] مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی الظهر والعصر

میں (سے ہر رکعت میں) سورۃ فاتحہ اور ایک سورت پڑھتے اور کبھی کبھار ہمیں بھی کوئی آیت سنادیتے اور آخری دو رکعتوں میں (صرف) سورۃ فاتحہ پڑھا کرتے تھے۔

نوٹ: فرض کے علاوہ ہر نماز کی سب رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورت (یا تین چھوٹی آیات کے مساوی) تلاوت کرنا ضروری ہے۔

نماز کے ارکان کے درمیان تکبیر (اَللّٰہُ أَکْبَرُ) کہنا

26. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ[1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر جھکنے، اٹھنے، کھڑے ہونے اور بیٹھنے کے وقت اللہ اکبر کہتے اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی۔

نوٹ: رکوع سے اٹھتے وقت سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَہ کہنا سنت ہے جیسا کہ آگے آئے گا۔

[1] اخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی التکبیر عند الرکوع والسجود

تکبیر تحریمہ کے علاوہ نماز میں ہاتھوں کو نہ اٹھانا

27. عَنِ الْبَرَاءِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى قَرِيبٍ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُودُ[1]

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کانوں کے قریب تک اٹھاتے تھے پھر دوبارہ ایسا نہیں کرتے تھے (یعنی تکبیر تحریمہ کے علاوہ نماز میں ہاتھوں کو نہ اٹھاتے)۔

نوٹ: ابتداء میں سرکار دو عالم ﷺ نے رفع یدین فرمایا جیسے متعدد احادیث میں وارد ہے پھر ترک فرمادیا۔

28. عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ[2]

---

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع

[2] اخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب رفع الیدین عند الرکوع

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہمانے کہا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی طرح نماز نہ پڑھاؤں؟ تو انہوں نے نماز پڑھائی اور صرف پہلی مرتبہ اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے۔

تعدیل ارکان

(یعنی ہر حالت (رکوع، قومہ، سجود، جلسہ) میں اطمینان حاصل کرنا)

29. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلاً، دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّي وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَجَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ: ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ. فَرَجَعَ فَصَلَّى، ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ: وَعَلَيْكَ، ارْجِعْ فَصَلِّ، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ. قَالَ فِي الثَّالِثَةِ فَأَعْلِمْنِي. قَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ، وَاقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ، سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ

وَتَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا، ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی مسجد نبوی شریف میں نماز پڑھنے کے لیے آئے۔ نبی کریم ﷺ مسجد کے ایک کنارے تشریف رکھتے تھے۔ پھر وہ صحابی آئے اور سلام کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جا پھر نماز پڑھ، اس لیے کہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ واپس گئے اور پھر نماز پڑھ کر آئے اور سلام کیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس مرتبہ بھی ان سے یہی فرمایا کہ واپس جا اور نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔ آخر تیسری مرتبہ میں وہ صحابی بولے کہ پھر مجھے نماز کا طریقہ سکھا دیجیے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے کھڑے ہوا کرو تو پہلے پوری طرح وضو کر لیا کرو، پھر قبلہ رو ہو کر تکبیر کہو اور جو کچھ قرآن مجید میں تمہیں یاد ہے اور تم آسانی کے ساتھ پڑھ سکتے ہو اسے پڑھا کرو، پھر رکوع

[1] البخاری، کتاب الأیمان والنذور، باب إذا حنث ناسیا فی الأیمان

کرو اور سکون کے ساتھ رکوع کر چکو تو اپنا سر اٹھاؤ اور جب سیدھے کھڑے ہو جاؤ تو سجدہ کرو، جب سجدے کی حالت میں اچھی طرح ہو جاؤ تو سجدہ سے سر اٹھاؤ، یہاں تک کہ سیدھے ہو جاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر سجدہ کرو اور جب اطمینان سے سجدہ کر لو تو سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ، یہ عمل تم اپنی پوری نماز میں کرو۔

نوٹ: اطمینان حاصل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اتنی دیر ٹھہرنا کہ ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللہ کہنے کی مقدار تمام اعضاء میں سکون پیدا ہو۔

(مردوں کا) رکوع میں کمر اور سر کو برابر رکھنا

30. عَنْ رَاشِدٍ، قَالَ سَمِعْتُ وَابِصَةَ بْنَ مَعْبَدٍ، يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَكَانَ إِذَا رَكَعَ سَوَّى ظَهْرَهُ حَتَّى لَوْ صُبَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ لَاسْتَقَرَّ[1]

[1] اخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب إقامة الصلاة والسنة فيها

حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، جب آپ رکوع کرتے تو اپنی کمر برابر رکھتے یہاں تک کہ اگر آپ کی کمر پر پانی ڈال دیا جاتا تو وہ تھم جاتا۔

31. عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنَى وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهَى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ[1]

---

[1] مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یجمع صفۃ الصلاۃ

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کا آغاز تکبیر سے اور قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ سے کرتے اور جب رکوع کرتے تو اپنا سر نہ پشت سے اونچا کرتے اور نہ اسے نیچے کرتے بلکہ درمیان میں رکھتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو سجدے میں نہ جاتے حتیٰ کہ سیدھے کھڑے ہو جاتے اور جب سجدہ سے اپنا سر اٹھاتے تو (دوسرا) سجدہ نہ کرتے حتیٰ کہ سیدھے بیٹھ جاتے۔اور ہر دو رکعتوں کے بعد التحیات پڑھتے اور اپنا بایاں پاؤں بچھا لیتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور شیطان کی طرح (دونوں پنڈلیاں کھڑی کر کے) پچھلے حصے پر بیٹھنے سے منع فرماتے اور اس سے بھی منع فرماتے کہ انسان اپنے بازو اس طرح بچھا دے جس طرح درندہ بچھاتا ہے،اور نماز کا اختتام سلام سے کرتے۔

(مردوں کا) رکوع میں انگلیوں کو اچھی طرح کھول کر گھٹنوں کو پکڑنا

32. فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلاَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ[1]

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم میں سب سے زیادہ جانتا ہوں: آپ ﷺ نے رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے گویا آپ انہیں پکڑے ہوئے ہیں، اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو کمان کی تانت کی طرح (سخت) بنایا اور انہیں اپنے دونوں پہلوؤں سے جدا رکھا۔

33. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْعَامِرِيِّ، قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَذَاكَرُوا صَلاَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ فَذَكَرَ بَعْضَ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فَإِذَا رَكَعَ

---

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء أنه يجافی يديه عن جنبيه فی الرکوع

أَمْكَنَ كَفَّيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ وَفَرَّجَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ غَيْرَ مُقْنِعٍ رَأْسَهُ وَلَا صَافِحٍ بِخَدِّهِ[1]

حضرت محمد بن عمرو العامری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک مجلس میں تھا، ان لوگوں نے آپس میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ کیا، تو حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے کہا (پھر راوی نے اسی حدیث کا بعض حصہ ذکر کیا اور کہا): جب نبی اکرم ﷺ رکوع کرتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اپنے دونوں گھٹنوں پر جماتے اور اپنی انگلیوں کے درمیان کشادگی رکھتے، پھر نہ اپنی پیٹھ کو خم کرتے، نہ سر کو اونچا کرتے، نہ منہ کو دائیں یا بائیں جانب موڑتے (بلکہ سیدھا قبلہ کی جانب رکھتے)۔

رکوع میں یہ تسبیحات (کم از کم تین مرتبہ) پڑھنا: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ

34. عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَذَلِكَ

---

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ

أَدْنَاهُ. وَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ

تَمَّ سُجُودُهُ وَذَلِكَ أَدْنَاهُ[1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے

فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ

الْعَظِيمِ تین مرتبہ کہے تو اس کا رکوع پورا ہو گیا اور یہ سب سے کم تعداد ہے۔

اور جب سجدہ کرے تو اپنے سجدے میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى کہے

تو اس کا سجدہ پورا ہو گیا اور یہ سب سے کم تعداد ہے۔

نوٹ: تین بار تسبیح ادنی درجہ ہے یعنی اس سے کم میں سنت ادا نہیں ہو گی، تین بار

سے زیادہ کہے تو افضل ہے مگر ختم طاق عدد پر ہو جیسے پانچ، سات وغیرہ۔

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، باب ما جاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود

رکوع سے اٹھتے وقت یہ کہنا: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَہُ

35. عَنْ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا، کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے، تو جس وقت کھڑے ہوتے تکبیر کہتے تھے پھر جس وقت رکوع کرتے تھے تکبیر کہتے تھے، پھر رکوع سے اپنی پیٹھ اٹھاتے، تو (سمع اللہ لمن حمدہ) کہتے تھے۔

پھر سیدھا کھڑے ہونے کے بعد یہ کہنا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

36. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ. قَالَ: اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ. وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

[1] اخرجه البخاری فی الصحیح باب التکبیر إذا قام من السجود

وَسَلَّمَ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ يُكَبِّرُ، وَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ قَالَ:

اللهُ أَكْبَرُ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ جب سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو اس کے بعد اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ بھی کہتے۔ اسی طرح جب آپ ﷺ رکوع کرتے اور سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔ دونوں سجدوں سے کھڑے ہوتے وقت بھی آپ ﷺ اللهُ أَكْبَرُ کہا کرتے تھے۔

نوٹ: روایات میں رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اور اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی آیا ہے، افضل اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنا ہے۔

قومہ کرنا

رکوع کے بعد (سجود سے پہلے) سیدھا کھڑے ہونا

37. وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَائِمًا[2]

---

[1] البخاری، کتاب الأذان، باب ما یقول الإمام ومن خلفه إذا رفع رأسه من الركوع

[2] مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یجمع صفة الصلاة

اور جب آپ ﷺ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تو سجدے میں نہ جاتے حتیٰ کہ سیدھے کھڑے ہو جاتے۔

نوٹ: مکمل حدیث اوپر گزر چکی ہے۔

سجدہ میں جانا

سجدہ میں جاتے وقت پہلے گھٹنے زمین پر رکھنا (پھر ہاتھ پھر ناک اور پیشانی)

38. عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ[1]

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا: جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو اپنے دونوں گھٹنے اپنے دونوں ہاتھ سے پہلے رکھتے، اور جب اٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے تھے۔

---

[1] اخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی وضع الرکبتین قبل الیدین فی السجود

سجدہ پیشانی، ناک، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں پر کرنا

39. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ۔ وَأَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ۔ وَالْيَدَيْنِ، وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ، وَلاَ نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعَرَ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے سات اعضاء پر سجدہ کرنے کا حکم ہوا ہے۔ پیشانی پر اور اپنے ہاتھ سے ناک کی طرف اشارہ کیا اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیوں پر۔ اس طرح کہ ہم نہ کپڑے سمیٹیں نہ بال۔

مردوں کے سجدہ کی کیفیت

40. عَنْ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بَهْمَةٌ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ[2]

---

[1] البخاری، کتاب الأذان، باب السجود علی الأنف

[2] مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یجمع صفۃ الصلاۃ

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ سجدہ کرتے تو بکری کا بچہ اگر آپ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا تھا۔

41. عَنْ جَابِرٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ الْكَلْبِ[1]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو اعتدال سے کرے اور اپنے دونوں بازوؤں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

42. فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا، وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ[2]

[1] اخرجه ابن ماجه فی السنن، کتاب إقامة الصلاة والسنة فيها

[2] اخرجه البخاری، کتاب الأذان، باب سنة الجلوس فی التشهد

جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو آپ اپنے ہاتھوں کو (زمین پر) اس طرح رکھتے کہ نہ بالکل پھیلے ہوئے ہوتے اور نہ سمٹے ہوئے۔ پاؤں کی انگلیوں کے منہ قبلہ کی طرف رکھتے۔

43. فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلاَ قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ[1]

جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھتے، نہ ہی انہیں بچھاتے اور نہ ہی انہیں سمیٹے رکھتے، اور اپنی انگلیوں کے کناروں سے قبلہ کا استقبال کرتے۔

خواتین کے سجدہ کی کیفیت

44. عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ مَرَّ عَلَى امْرَأَتَيْنِ تُصَلِّيَانِ، فَقَالَ: إِذَا سَجَدْتُمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ إِلَى الْأَرْضِ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ لَيْسَتْ فِي ذٰلِكَ كَالرَّجُلِ[1]

---

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب افتتاح الصلاۃ

حضرت یزید بن ابی حبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملا لیا کرو کیونکہ عورت اس (یعنی طریق سجدہ) میں مرد کی طرح نہیں ہے۔

45. عَنْ عَبْدُ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَتِ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلوٰةِ وَضَعَتْ فَخْذَهَا عَلَى فَخْذِهَا الأُخْرَى وَإِذَا سَجَدَتْ اَلْصَقَتْ بَطْنَهَا فِيْ فَخْذَيْهَا كَالسَّتْرِ مَا يَكُوْنُ لَهَا وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَيَقُوْلُ يَا مَلَائِكَتِيْ أُشْهِدُكُمْ أَنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهَا[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب عورت نماز میں بیٹھے تو اپنی ران دوسری ران پر رکھے اور جب سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو رانوں سے چپکا لے۔ اس طرح کہ اس کے لئے زیادہ

---

[1] البیہقی فی السنن الکبری، کتاب الصلاۃ، جماع أبواب صفة الصلاۃ، باب ما یستحب للمرأۃ من ترک التجافی فی الرکوع والسجود

[2] البیہقی فی السنن الکبری، كِتَابُ الْحَيْضِ باب ما یستحب للمرأۃ من ترک التجافی فی الرکوع والسجود

سے زیادہ پردہ ہو جائے۔ بلا شبہ اللہ تعالی اس کی طرف نظر (رحمت) فرما کر ارشاد فرماتا ہے کہ اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں اس بات پر کہ میں نے اسے بخش دیا ہے۔

سجدہ کرتے وقت چہرے کو دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھنا

46. عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَيْنَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ وَجْهَهُ إِذَا سَجَدَ فَقَالَ بَيْنَ كَفَّيْهِ [1]

حضرت ابو اسحاق سبیعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنا چہرہ کہاں رکھتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: اپنی دونوں ہتھیلیوں کے درمیان۔

سجود میں تسبیحات

(کم از کم تین مرتبہ) پڑھنا: سُبْحَانَ رَبِّيَ الأَعْلَى

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الصّلاۃ، باب ما جاء أین یضع الرجل وجهه إذا سجد

47. عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَذَلِكَ أَدْنَاهُ. وَإِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهُ وَذَلِكَ أَدْنَاهُ[1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ تین مرتبہ کہے تو اس کا رکوع پورا ہو گیا اور یہ سب سے کم تعداد ہے۔ اور جب سجدہ کرے تو اپنے سجدے میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہے تو اس کا سجدہ پورا ہو گیا اور یہ سب سے کم تعداد ہے۔

نوٹ: تین بار تسبیح ادنی درجہ ہے یعنی اس سے کم میں سنت ادا نہیں ہو گی، تین بار سے زیادہ کہے تو افضل ہے مگر ختم طاق عدد پر ہو جیسے پانچ، سات وغیرہ۔

[1] اخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود

دونوں سجود کے درمیان سیدھا بیٹھنا (یعنی جلسہ کرنا)

48. وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ جَالِسًا[1]

اور جب آپ ﷺ سجدہ سے اپنا سر اٹھاتے تو (دوسرا) سجدہ نہ کرتے حتیٰ کہ سیدھے بیٹھ جاتے۔

نوٹ: مکمل حدیث اوپر گزر چکی ہے۔

دونوں سجود کے درمیان یہ پڑھنا: رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي

49. عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي[2]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ دونوں سجدوں کے درمیان (جلسہ میں) رَبِّ اغْفِرْلِي رَبِّ اغْفِرْلِي (ترجمہ: اے میرے رب! مجھے بخش دے، اے میرے رب! مجھے بخش دے) پڑھتے تھے۔

---

[1] مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یجمع صفۃ الصلاۃ

[2] اخرجہ ابن ماجہ فی السنن، کتاب إقامۃ الصلاۃ والسنۃ فیہا

جب سجود سے قیام کی طرف جانا ہو تو بیٹھے بغیر کھڑے ہونا

50. عَنْ عَبَّاسٍ - أَوْ عَيَّاشٍ - بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَبُوهُ فَذَكَرَ فِيهِ قَالَ فَسَجَدَ فَانْتَصَبَ عَلَى كَفَّيْهِ وَرُكْبَتَيْهِ وَصُدُورِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ جَالِسٌ فَتَوَرَّكَ وَنَصَبَ قَدَمَهُ الأُخْرَى ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ ثُمَّ كَبَّرَ فَقَامَ وَلَمْ يَتَوَرَّكْ ثُمَّ عَادَ فَرَكَعَ الرَّكْعَةَ الأُخْرَى فَكَبَّرَ كَذَلِكَ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتَّى إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَنْهَضَ لِلْقِيَامِ قَامَ بِتَكْبِيرٍ ثُمَّ رَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ الأُخْرَيَيْنِ فَلَمَّا سَلَّمَ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ[1]

حضرت عباس بن سہل رضی اللہ عنہ یا حضرت عیاش بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک مجلس میں تھے، جس میں ان کے والد حضرت سہل ساعدی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے تو اس مجلس میں انہوں نے ذکر کیا کہ آپ ﷺ نے سجدہ کیا تو اپنی دونوں ہتھیلیوں پر اور اپنے دونوں گھٹنوں اور دونوں پاؤں کے سروں پر سہارا کیا، اور جب آپ ﷺ (سجدے سے سر اٹھا

---

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب کیف الجلوس فی التشہد

کر) بیٹھے تو تورک کیا یعنی سرین پر بیٹھے اور اپنے دوسرے قدم کو کھڑا رکھا پھر اَللہُ اَکْبَر کہا اور سجدہ کیا، پھر اَللہُ اَکْبَر کہہ کر کھڑے ہوئے اور تورک نہیں کیا، پھر آپ ﷺ لوٹے اور دوسری رکعت پڑھی تو اسی طرح اَللہُ اَکْبَر کہا، پھر دو رکعت کے بعد بیٹھے یہاں تک کہ جب قیام کے لیے اٹھنے کا ارادہ کرنے لگے تو اَللہُ اَکْبَر کہہ کر اٹھے، پھر آخری دونوں رکعتیں پڑھیں، پھر جب سلام پھیرا تو اپنے (پہلے) دائیں جانب اور (پھر) بائیں جانب پھیرا۔

قیام کی طرف قدموں کے بل اٹھنا

(یعنی پہلے پیشانی اور ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے)

51. عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ [1]

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا: جب آپ سجدہ کرتے تو اپنے دونوں گھٹنے اپنے دونوں ہاتھ سے پہلے

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی وضع الرکبتین قبل الیدین فی السجود

رکھتے، اور جب اٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے تھے۔

52. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَضُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نماز میں (قیام کی طرف) اپنے قدموں کے بل اٹھتے۔

53. قال (عُمَارَةَ بْنَ عُمَيْرٍ): حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُومُ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ الْأَعْمَشُ: فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ رَأَى عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَفْعَلُ ذٰلِكَ، فَحَدَّثْتُ بِهِ خَيْثَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَقَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُومُ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ فَحَدَّثْتُ بِهِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيَّ فَقَالَ: رَأَيْتُ

[1] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب باب ما یقول بین السجدتین

عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى يَقُومُ عَلَى صُدُورِ قَدَمَيْهِ، فَحَدَّثْتُ بِهِ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيَّ فَقَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ، وَابْنَ الزُّبَيْرِ، وَأَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ يَقُومُونَ عَلَى صُدُورِ أَقْدَامِهِمْ فِي الصَّلَاةِ[1]

حضرت عطیہ العوفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر، حضرت ابن عباس، حضرت ابن زبیر اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ نماز میں اپنے قدموں کے بل اٹھتے۔

ہر دو رکعت کے بعد بیٹھنا (مردوں کا)

بایاں پاؤں بچھا کر اور دایاں کھڑا کر کے بیٹھنا

54. وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ[2]

اور آپ ﷺ ہر دو رکعتوں کے بعد التحیات پڑھتے اور اپنا بایاں پاؤں بچھا لیتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور شیطان کی طرح (دونوں پنڈلیاں کھڑی کر کے)

---

[1] البیہقی، کتاب الصلاۃ، باب من قال یرجع علی صدور قدمیه

[2] مسلم، کتاب الصلاۃ، باب ما یجمع صفة الصلاۃ

پچھلے حصے پر بیٹھنے سے منع فرماتے اور اس سے بھی منع فرماتے کہ انسان اپنے بازو اس طرح بچھادے جس طرح درندہ بچھاتا ہے۔

نوٹ: مکمل حدیث اوپر گزر چکی ہے۔

خواتین کا قعدہ

(بائیں سیرین پر بیٹھنا اور دونوں پاؤں کو دائیں جانب نکالنا)

55. عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سُئِلَ كَيْفَ كُنَّ النِّسَاءُ يُصَلِّيْنَ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قال: كُنَّ يَتَرَبَّعْنَ ثُمَّ أُمِرْنَ أَنْ يَّحْتَفِزْنَ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال ہوا کہ رسول للہ ﷺ کے زمانے میں عورتیں کیسے نماز پڑھتی تھیں آپ نے فرمایا چہار زانوں بیٹھ کر پھر انہیں حکم دیا گیا کہ وہ خوب سمٹ کر بیٹھا کریں۔

[1] مسند الإمام أبي حنيفة، كتاب الصلاة، باب كيف تجلس المرأة في التشهد

56. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَتِ الْمَرْأَةُ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَتْ فَخْذَهَا عَلٰى فَخْذِهَا الْأُخْرٰى [1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب عورت نماز میں بیٹھے تو اپنی ران دوسری ران پر رکھے۔

قعدہ میں دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھنا

57. عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَلَسَ - يَعْنِي - لِلتَّشَهُّدِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى يَعْنِي عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى [2]

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مدینے آیا تو میں نے (اپنے جی میں) کہا کہ میں رسول ﷺ کی نماز ضرور دیکھوں گا۔ (چنانچہ

---

[1] البیہقی فی السنن الکبری، کِتَابُ الْحَیْضِ باب ما یستحب للمرأۃ من ترک التجافی فی الرکوع والسجود

[2] اخرجہ الترمذی فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب کیف الجلوس فی التشہد

میں نے دیکھا) جب آپ ﷺ تشہد کے لیے بیٹھے تو آپ نے اپنا بایاں پیر بچھایا اور اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھا اور اپنا دایاں پیر کھڑا رکھا۔

قعدہ میں تشہد پڑھنا

(التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)

58. عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ وَكَفُّهُ بَيْنَ يَدَيْهِ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ[1]

---

[1] النسائی، کتاب التطبیق، کیف التشھد الأول

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم

ﷺ تَشَهُّد میں التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ

عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ

الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

(ترجمہ: تمام تحیتیں اور نمازیں اور پاکیزگیاں اللہ کے لیے ہیں سلام حضور

پر، اے نبی ﷺ! اللہ کی رحمت اور برکتیں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر

سلام، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں

حضرت محمد ﷺ اس کے بندہ اور رسول ہیں) کہتے۔

آخری قعدہ میں تَشَہُّد کے بعد درود پڑھنا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ،

وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى

آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ

مَجِيد

(ترجمہ: اے اللہ عزوجل! حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر رحمت فرما، جیسے تونے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور انکی آل پر رحمت فرمائی، بلاشبہ تو سزاوار حمد ہے، عظمتوں والا ہے۔ اے اللہ عزوجل! حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکت نازل فرما، جیسے تونے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور انکی آل پر برکت نازل فرمائی، بلاشبہ تو سزاوار حمد ہے، عظمتوں والا ہے)۔

دُعائے ماثور کرنا

جیسے: اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

59. عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ ادْعُهُ. قَالَ ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَيُّهَا الْمُصَلِّي ادْعُ تُجَبْ الترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ[1]

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کے ساتھ (مسجد میں) تشریف فرما تھے، اس وقت ایک شخص مسجد میں آیا، اس نے نماز پڑھی، اور یہ دعا کی: اے اللہ! میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم فرما، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے نمازی! تو نے جلدی کی، جب تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو اللہ عزوجل کے شایان شان اس کی حمد بیان کر اور پھر مجھ پر صلاۃ (درود) بھیج، پھر اللہ سے دعا کر، کہتے ہیں: اس کے بعد پھر ایک اور شخص نے نماز پڑھی، اس نے اللہ عزوجل کی حمد بیان کی اور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے نمازی! دعا کر، تیری دعا قبول کی جائے گی۔

---

[1] النسائی، کتاب التطبیق، کیف التشهد الأول

نوٹ: سنت غیر مؤکدہ اور نفلی نماز کے ہر قعدہ میں التحیات کے بعد درود شریف اور دعا پڑھی جائے گی۔

60. عن ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلاَ أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا قَدْ عَرَفْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ: قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ[1]

حضرت ابن ابی لیلی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ ملے اور کہنے لگے: کیا میں تمھیں ایک تحفہ نہ دوں؟ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے تو ہم نے عرض کی: ہم تو جان چکے ہیں کہ ہم آپ ﷺ پر سلام کیسے بھیجیں، (یہ بتائیں) ہم آپ ﷺ پر درود کیسے

[1] مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشھد

بھیجیں؟ آپ نے فرمایا: کہو: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ (اے اللہ عزوجل! حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر رحمت فرما، جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور انکی آل پر رحمت فرمائی، بلاشبہ تو سزاوار حمد ہے، عظمتوں والا ہے۔اے اللہ عزوجل! حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر برکت نازل فرما، جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور انکی آل پر برکت نازل فرمائی، بلاشبہ تو سزاوار حمد ہے، عظمتوں والا ہے)۔

نوٹ: درود پاک کے مختلف احادیث میں مختلف الفاظ ہیں۔

61. عن عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي.

قَالَ: قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ[1]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: یارسول اللہ! مجھے ایسی دعا سکھایئے جو میں اپنی نماز میں کیا کروں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ پڑھا کرو اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلاَّ أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مِنْ عِنْدِكَ مَغْفِرَةً، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (ترجمہ: اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا گناہوں کو اور کوئی نہیں بخشتا، پس میرے گناہ اپنے پاس سے بخش دے، بلاشبہ تو بڑا مغفرت کرنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے)۔

[1] البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالی وکان اللہ سمیعا بصیرا

دائیں بائیں سلام سے نماز کو ختم کرنا: السَّلامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ

62. عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ [1]

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز کی کنجی طہارت، اس کی تحریم تکبیر کہنا، اور تحلیل سلام پھیرنا ہے۔

63. عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ. حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی الله عنهما يَفْعَلَانِ ذَلِكَ [2]

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر جھکنے اٹھنے اور کھڑے ہونے اور بیٹھنے میں اللہ

[1] اخرجہ ابوداؤد فی السنن، کتاب الطہارۃ، باب فرض الوضوء

[2] النسائی، کتاب السہو، کیف السلام علی الیمین

اکبر کہتے، پھر اپنی دائیں طرف اور بائیں طرف السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ کہتے ہوئے سلام پھیرتے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے رخسار کی سفیدی دیکھی جاتی، اور میں نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا۔

اوقات نماز

نماز کو وقت پر ادا کرنے کے متعلق ارشاد ربانی ہے:

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا[1]

ترجمہ: بیشک نماز مقررہ اوقات میں مومنوں پر فرض کر دی گئی ہے

دن میں نمازیں پانچ مختلف اوقات میں فرض کی گئی ہیں:

خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللهُ تَعَالَى[2]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں۔

اوقات نماز کی تفصیل

فَسُبْحٰنَ اللهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ فِى السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ[3]

---

[1] سورة النساء:103

[2] اخرجه الترمذی فی السنن، کتاب الصلاۃ، باب فی المحافظة علی وقت الصلوات

[3] الروم:18،17

ترجمہ: پس اللہ کی تسبیح کرو جب شام (نماز مغرب وعشاء) کرتے ہو اور جب صبح (نماز فجر) کرتے ہو آسمانوں اور زمین میں اسی کے لیے حمد ہے اور تیسرے پہر (نماز عصر) اور جب تم پر ظہر (نماز ظہر) کا وقت آتا ہے۔

فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَمِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَاَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى [1]

ترجمہ: پس ان کی باتوں پر صبر کرو اور اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ پاکی بیان کرو، سورج چمکنے سے پہلے (یعنی نماز فجر) اور اس کے ڈوبنے سے پہلے (نماز ظہر و عصر) اور رات کی گھڑیوں (نماز مغرب وعشاء) اس کی پاکی بولو اور دن کے کناروں پر اس امید پر کہ تم راضی ہو۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُولِهِ، مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ، وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ، وَوَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ مَا

---

[1] طٰہٰ:130

لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ، وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ الْأَوْسَطِ، وَوَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ، فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمْسِكْ عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ[1]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ظہر کی نماز کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد ہوتا ہے اور اس وقت تک رہتا ہے کہ آدمی کا سایہ اس کی لمبائی کے برابر ہو جائے جب تک عصر کا وقت نہ آئے اور عصر کا وقت اس وقت تک رہتا ہے جب تک کہ سورج زرد نہ ہو اور مغرب کی نماز کا وقت شفق غائب ہونے تک رہتا ہے اور عشاء کی نماز کا وقت بالکل آدھی رات تک رہتا ہے اور صبح کی نماز کا وقت صبح صادق سے سورج نکلنے تک رہتا ہے پھر جب سورج نکلنے لگے تو کچھ دیر کے لیے نماز سے رک جائے کیونکہ وہ شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔

[1] اخرجہ المسلم فی الصحیح، کتاب المساجد و مواضع الصلاۃ، باب أوقات الصلوات الخمس

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ صَلَاةِ الظُّهْرِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ، وَآخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُ العَصْرِ، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ صَلَاةِ العَصْرِ حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ المَغْرِبِ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَغِيبُ الأُفُقُ، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ العِشَاءِ الآخِرَةِ حِينَ يَغِيبُ الأُفُقُ، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ، وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الفَجْرِ حِينَ يَطْلُعُ الفَجْرُ، وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ[1]

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نماز کا ایک وقت اول ہے ایک وقت آخر۔ ظہر کی نماز کا اول وقت سورج کا ڈھلنا ہے اور آخری وقت جب عصر کا وقت داخل ہو جائے اور عصر کا اول وقت جب یہ وقت شروع ہو جائے اور آخری وقت

[1] اخرجہ الترمذی فی السنن أبواب الصلاۃ عن رسول اللہ ﷺ

جب سورج زرد ہو جائے مغرب کا اول وقت غروب آفتاب اور آخری وقت شفق کا غائب ہونا اور عشاء کا اول وقت شفق کے غائب ہونے پر اور آخری وقت آدھی رات تک ہے اور فجر کا اول وقت صبح صادق کے طلوع ہونے پر اور آخری وقت سورج کے طلوع ہونے پر ہے۔

فجر کا وقت

فجر کا وقت صبح صادق سے طلوع آفتاب تک رہتا ہے[1]، البتہ فجر کی نماز اسفار (خوب روشنی) کر کے پڑھنا مستحب ہے[2]، بشرطیکہ اتنی تاخیر نہ ہو کہ نماز فاسد ہونے کی صورت میں مسنون طریقے سے اعادۂ صلوٰۃ کی گنجائش نہ رہے۔[3]

نماز فجر کے دوران اگر سلام پھیرنے سے قبل سورج نکل آیا تو وہ نماز باطل ہو جائے گی، بعد میں اس کی قضا لازم ہو گی۔[1]

---

[1] وإن أول وقت الفجر حين يطلع الفجر وإن آخر وقتها حين تطلع الشمس۔ (سنن الترمذی)

[2] أسفروا بالفجر فإنه أعظم للأجر۔ (سنن الترمذی)

[3] والمستحب للرجل الابتداء في الفجر بإسفار والختم به هو المختار بحيث يرتل أربعين آية ثم يعيدها بطهارة لو فسد۔ (درمختار مع الشامی)

مکروہ وقت میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے[2] (فجر کی فرض نماز کے بعد ہر طرح کی نفل یا سنت نماز پڑھنا ممنوع ہے)۔[3]

ظہر کا وقت

زوال کے بعد سے سایۂ اصلی دو مثل ہونے تک ظہر کا وقت باقی رہتا ہے[4]، البتہ گرمی کے زمانے میں ظہر کی نماز تاخیر سے پڑھنا مستحب ہے اور سردی میں اول وقت میں

---

[1] عن عقبة بن عامر الجهني رضي الله عنه يقول: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهانا أن نصلي حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع۔ (صحيح مسلم، الصلاة / باب الأوقات التي نهي عن الصلاة فيها)

[2] الأوقات المكروهة أولها عند طلوع الشمس إلى أن ترتفع۔ (طحطاوي على مراقي الفلاح)

[3] لا صلاة بعد صلاة العصر حتى تغرب الشمس ولا صلاة بعد صلاة الفجر حتى تطلع الشمس۔ (صحيح البخاري: صحيح مسلم)

[4] أمّني جبريل عليه السلام عند البيت مرتين فصلى بي الظهر حين زالت الشمس ـ فلما كان الغد صلى بي الظهر حين كان ظله مثله وصلى بي العصر حين كان ظله مثليه۔ (سنن أبي داؤد، الصلاة / باب في المواقيت)

ادا کرنا مستحب ہے۔[1] جمعہ کی نماز گرمی یا سردی ہر زمانہ میں اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے۔[2]

عصر کا وقت

ظہر کا وقت ختم ہوتے ہی عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور غروبِ آفتاب تک باقی رہتا ہے۔ عصر کا مستحب وقت سورج میں تغیر آنے (یعنی پیلا ہونے) سے پہلے تک رہتا ہے، خواہ گرمی کا موسم ہو یا سردی کا، اور سورج میں تغیر آنے کے بعد عصر کا مکروہ وقت شروع ہو جاتا ہے۔[3]-[4]

سورج میں سرخی آجائے تو بھی اُس دن کی عصر کی نماز ادا ہو جائے گی، اگر عصر کی نماز پڑھتے پڑھتے سورج غروب ہو جائے تو بھی عصر کی نماز صحیح ہو جائے گی، اعادہ لازم نہ

---

[1] إذا كان الحر أبرد بالصلاة، وإذا كان البرد عجل (نسائی) ويستحب الإبراد بالظهر في الصيف وتقديمه في الشتاء۔ (هداية: در مختار مع الشامي)

[2] كان يصلي الجمعة حين تميل الشمس۔ (سنن الترمذي: سنن أبي داؤد)

[3] وإن أول وقت العصر حين يدخل وقتها، وإن آخر وقتها حين تصفر الشمس۔ (سنن الترمذي)

[4] ويستحب تاخير العصر مالم تتغير الشمس في الصيف والشتاء۔ (هداية: در مختار)

ہو گا[1]۔ عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد (اگرچہ تغیر ابھی نہ آیا ہو) نماز پڑھنا مکروہ ہے، لیکن سجدۂ تلاوت اسی وقت کا، نماز جنازہ حاضر ہو اور قضا نماز تغیر آنے سے پہلے پڑھی جاسکتی ہیں۔[2]

مغرب کا وقت

غروب آفتاب سے لے کر افق پر سے سفید روشنی کے غائب ہونے تک[3] مغرب کا وقت باقی رہتا ہے۔ مغرب کی نماز اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے اور بلا عذر تاخیر کرنا مکروہ ہے۔[4]

---

[1] وکرہ صلاۃ مطلقًا مع شروق واستواء وغروب إلا عصر یومہ فلا یکرہ فعلہ۔ (رد المحتار علی الدر المختار، نور الإیضاح)

[2] فیجوز فیہا قضاء الفائتۃ وصلاۃ الجنازۃ وسجدۃ التلاوۃ ومنہا ما بعد صلاۃ العصر قبل التغیر۔ (النہایۃ والکفایۃ۔ الفتاویٰ الہندیۃ)

[3] ووقت صلاۃ المغرب إذا غابت الشمس ما لم یسقط الشفق۔ (صحیح مسلم، الصلاۃ / باب أوقات الصلوات الخمس)

[4] کنا نصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم المغرب إذا توارت بالحجاب (لابخاری) ویستحب تعجیل المغرب؛ لأن تأخیرہا مکروہ۔ (ہدایۃ، در مختار)

مکروہ اوقات

تین اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے[1]:

1. سورج طلوع ہونے سے اشراق کا وقت شروع ہونے تک، یعنی تقریباً 15-20 منٹ
2. زوال کے وقت، (نصف النہار) سے احتیاطاً پانچ منٹ پہلے اور پانچ منٹ بعد تک۔
3. غروب شمس کے وقت، یعنی جب سورج ڈوبنا شروع ہو جائے، تو مکمل ڈوبنے تک نماز پڑھنا مکروہ ہو گا۔[2]

---

[1] ثلاث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهانا أن نصلي فيهن أو أن نقبر فيهن موتانا: حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع، وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل الشمس، وحين تضيف الشمس للغروب حتى تغرب۔ (صحيح مسلم)

[2] ثلاث ساعات لا تجوز فيها المكتوبة ولا صلاة الجنازة ولا سجدة التلاوة إذا طلعت الشمس حتى ترتفع وعند الانتصاف إلى أن تزول وعند احمرارها إلى أن تغيب۔ (الفتاویٰ الهندية)

فرائض نماز

نماز سے باہر فرائض کو شرائط اور نماز کے اندر فرائض کو ارکان کہا جاتا ہے۔ ہر وہ شے جو نماز کی ابتداء سے انتہاء تک بدستور رہے وہ شرط نماز کہلاتی ہے اور ہر وہ شے جو گذر جائے اور اس کے بعد کوئی اور شے آجائے وہ رکن نماز کہلاتی ہے۔

شرائط نماز

نماز کی شرطیں نماز کے وہ فرائض ہیں جو نماز سے باہر ہیں اور اُن کے بغیر نماز واجب یا صحیح نہیں ہوتی نماز کی شرطیں دو قسم کی ہیں:

پہلی قسم: نماز کے واجب ہونے کی شرطیں پانچ ہیں۔

1. اسلام، کافر پر نماز فرض نہیں ہے۔[1]
2. صحتِ عقل، بے عقل پر نماز فرض نہیں ہے۔[2]
3. بلوغ، نابالغ پر نماز فرض نہیں ہے۔[1]

---

[1] بین الرجل و بین الشرك والكفر ترك الصلاة۔ (صحیح مسلم)

[2] هی فرض عین علی کل مکلف۔ (رد المحتار علی الدر المختار)

4. نماز سے عاجز نہ ہونا مثلاً عورتوں کو حیض و نفاس سے پاک ہونا وغیرہ۔

5. وقت یعنی اسلام لانے یا بالغ ہونے یا جنون یا بیہوشی کے بعد یا حیض و نفاس سے پاک ہونے کے بعد نماز کا وقت پایا جانا اگرچہ وہ اسی قدر ہو جس میں صرف تکبیر تحریمہ کی گنجائش ہو اور اگر اس سے بھی کم وقت پایا تو اس پر اس وقت کی نماز فرض نہیں ہے۔

دوسری قسم: نماز کے صحیح ہونے کی شرطیں سات ہیں۔

نوٹ: نجاستِ حکمی یعنی حدث اکبر و اصغر سے طہارت، یعنی جس پر غسل فرض ہے اس کو غسل کرنا اور جس کا وضو نہیں ہے اس کو وضو کرنا۔ نجاست خفیفہ ہو یا ثقیلہ کا دور کرنا طہارت کہلاتا ہے۔

شرط اس چیز کو کہا جاتا ہے جو بذات خود تو مقصود اصلی نہ ہو لیکن اصل چیز کا دار و مدار اس پر ہی ہو یعنی اگر شرط پوری ہو تو اصل کام بھی نہ ہو سکے اسی طرح نماز شروع

---

[1] مروا الصبیان بالصلاۃ بسبع سنین واضربوھم علیھا فی عشر سنین ''۔ (المستدرک للحاکم)

کرنے سے پہلے بھی چند شرطوں کا پورا ہونا لازم ہے اگر کوئی عذر شرعی ہو تو پھر حالات کے مطابق مسئلہ بھی بدل جائے گا۔

شرائط نماز سات ہیں:[1]

1. بدن کی طہارت[2] حدثِ اکبر (جنابت) اور حدثِ اصغر (وضو) سے پاک ہونا۔
2. کپڑوں کی طہارت۔[3] نجاست حقیقی سے پاک ہونا۔
3. نماز کی جگہ کی طہارت[4]
4. ستر عورت[5]

---

[1] عندنا سبعة: الطهارة من الأحداث والطهارة من الأنجاس وستر العورة واستقبال القبلة والوقت والنية والتحريمة۔ (الفتاویٰ الهندية)

[2] المائدة: 6: : لا تقبل صلاة من أحدث حتى يتوضأ۔ (صحيح البخاري)

[3] المدثر: 4، البقرة: 125۔ إنما يغسل الثوب من خمس: من الغائط، والبول، والقيء، والدم، والمني۔ (سنن الدارقطني)

[4] البقرة: 125، ومن جملتها: طهارة ما يستر به عورته۔ (الفتاویٰ التاتارخانية)

[5] الأعراف: 31۔ فلا ينظرن إلى شيء من عورته فإن ما أسفل من سرته إلى ركبته من عورته۔ (مسند أحمد) لا تقبل صلاة حائض إلا بخمار۔ (سنن الترمذي) العورة للرجل من تحت سرته حتى يجاوز ركبته۔ (الفتاویٰ التاتارخانية)

5. قبلہ کی طرف منہ کرنا[1]

6. وقت[2]

7. نیت[3]

ارکان نماز

ان فرائض کو کہتے ہیں جو نماز کے اندر ہیں یعنی نماز کی ماہیت میں داخل ہیں اگر ان میں سے ایک رکن بھی قصداً یا بھول کر چھوڑ دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی ہر صورت نماز لوٹانی پڑے گی سجدہ سہو سے کام نہیں چلے گا۔

نماز کے ارکان سات ہیں:[4]

1. تکبیر تحریمہ[5]،[1] (پہلی اَللہُ اَکبَر جس سے نماز شروع ہوتی ہے)

---

[1] البقرۃ: 144۔ الحرم قبلۃ لأهل الأرض فی مشارقها ومغاربها من أمتی۔ (السنن الکبریٰ)

[2] النساء: 31۔ طٰہٰ: 31۔ الوقت؛ حتی لو صلی قبل دخول الوقت لا یجوز۔ (الفتاویٰ التاتارخانیۃ)

[3] البینۃ: 5۔ المصلی لا یخلو إما أن یکون متنفلاً أو مفترضا (الفتاویٰ التاتارخانیۃ)

[4] فرائض الصلوٰۃ ستۃ: التحریمۃ والقیام والقراءۃ والرکوع والسجود والقعدۃ فی اٰخر الصلوٰۃ مقدار التشهد۔ (هدایۃ، الجوهرۃ النیرۃ)

[5] الفتاویٰ الهندیۃ، تاتارخانیۃ، رد المحتار علی الدر المختار

إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَقَالَ: اللهُ أَكْبَرُ[2]

2. قیام[3] (فرض قرأت کی مقدار کھڑا ہونا)

وَقُومُوا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ[4]

ترجمہ: اور اللہ کے حضور سراپا ادب و نیاز بن کر قیام کیا کرو

صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ[5]

3. قرأت[6] (کم سے کم ایک آیت پڑھنا)

4. رکوع[7] (اتنا جھکنا کہ ہاتھ گھٹنے تک پہنچ جائیں)

---

[1] المدثر: 3۔ الاعلی: 15۔ مفتاح الصلاة الطهور، وتحريمها التكبير، وتحليلها التسليم۔ (سنن أبي داؤد)

[2] اخرجه ابن ماجه فی السنن

[3] البقرة: 238۔ صلّ قائماً فإن لم تستطع فقاعداً فإن لم تستطع فعلى جنب۔ (مسند أحمد) لقيام فی فرض لقادر عليه۔ (تنوير الأبصار مع الشامی)

[4] البقرہ: 238

[5] اخرجه البخاری فی الصحيح

[6] المزمل: 20۔ لا صلاة إلا بقراءة۔ (صحيح مسلم)۔ يقرأ في الركعتين الأوليين بفاتحة الكتاب وسورة، وفی الأخريين بفاتحة الكتاب۔ (مصنف لابن أبي شيبة) وهی فرض عملی فی جميع ركعات النفل والوتر وفی ركعتين من الفرض۔ (رد المحتار على الدر المختار)

[7] البقرة: 43۔: ثم اركع حتى تطمئن راكعاً۔ (سنن الترمذی) إنما يكفيك إذا وضعت يديك على ركبتيك۔ (المصنف لابن أبي شيبة)

5. دو سجدے[1] (ماتھے کا زمین پر جمنا اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگا ہو)

6. قعدہ اخیرہ (اتنی دیر بیٹھنا کہ اَلتَّحیات سے رَسُولُہ تک پڑھی جاسکے)[2]

7. خروج بصنعہ (قعدہ اخیرہ کے بعد اپنے ارادہ و عمل سے نماز سلام یا کلام کے ساتھ ختم کرنا) حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک نماز سے اپنے ارادہ سے نکلنا بھی فرض ہے۔[3] صاحبین (امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہ االلہ) کے قول کے مطابق خروج بصنعہ فرض نہیں۔[4]

---

[1] الحج: 77: ثم أسجد حتى تطمئن ساجداً۔ (سنن أبي داؤد) إذا سجد العبد سجد معه سبعة أطراف: وجهه وكفاه وركبتاه وقدماه۔ (صحيح مسلم)

[2] فعلمه التشهد في الصلاة، ۔ (سنن أبي داؤد) قد وردت أدلة كثيرة بلغت مبلغ التواتر على أن القعدة الأخيرة فرض۔ (الفتاوىٰ الهندية)

[3] الخروج من الصلاة بصنع المصلي فرض عند أبي حنيفة (تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق)

[4] فتاوىٰ عالمگیری، مختصر القدوری، تبیین اور عینی شرح کنز

واجباتِ نماز

"واجب" ایک خاص اصطلاح ہے جس کا اطلاق ایسے احکام پر ہوتا ہے جن کا ثبوت فرض کے مقابلے میں تھوڑی کم دلیل ہو؛ لیکن عمل کے اعتبار سے واجب اور فرض میں زیادہ فرق نہیں ہے، جس طرح فرض پر عمل لازم ہے اسی طرح واجب پر بھی عمل کرنا ضروری ہے، اور فرض و واجب ہر ایک کا تارک گنہگار ہے، اسی لئے واجب کو "فرضِ عملی" بھی کہا جاتا ہے [1]

واجبات سے کوئی بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے اگر بھولے سے چھوٹ جانے پر سجدہ سہو نہ کیا یا قصداً کسی واجب کو چھوڑ دیا تو اس نماز کو لوٹانا واجب ہو جاتا ہے اگر نہیں لوٹائے گا تو فاسق و گناہگار ہو گا کیونکہ ترک واجب سے نماز مکروہِ تحریمی ہوتی ہے اور اس کا لوٹانا واجب ہوتا ہے۔

---

[1] مراقی الفلاح مع الطحطاوی

نماز کے اصل واجبات کل چھ ہیں:[1]

1. سورۂ فاتحہ اور ضم سورت

2. جہری نمازوں میں جہر اور سری نمازوں میں سر

3. تعدیلِ ارکان

4. قعدۂ اولیٰ

5. تشہد

6. ترتیبِ افعال

باقی واجبات اصالۃً نہیں تابع ہو کر واجب ہے[2]

1. تکبیرِ تحریمہ کا خاص اللہ اکبر کے لفظ سے ہونا[3]

[1] أما الواجبات الأصلية فى الصلوة فستة: منها قراءة الفاتحة والسورة، ومنها الجهر بالقراءة فيما يجهر والمخافتة فيما يخافت، ومنها الطمانينة والقرار فى الركوع والسجود، ومنها القعدة الأولى، ومنها التشهد، ومنها مراعاة الترتيب فيما شرع مكررا من الأفعال فى الصلاة۔ (بدائع الصنائع)

[2] رد المحتار على الدر المختار

[3] ويجب تعيين لفظ التكبير لافتتاح كل صلاة للمواظبة عليه۔ (طحطاوى)

2. قرأتِ واجبہ یعنی سورۃ فاتحہ اور کوئی چھوٹی سورت یا چھوٹی تین آیتیں یا ایک بڑی آیت کی مقدار قرأت کرنا[1]

3. تین یا چار رکعت والی فرض نماز میں قرأت فرض کے ادا کرنے کے لئے پہلی دو رکعتوں کا متعین کرنا[2]۔ اگر جہری نماز میں قرأت ترک کی تو آخری دو رکعتوں میں فاتحہ جہر سے پڑھے۔

4. فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور باقی نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورت فاتحہ کا پڑھنا[3]

5. فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور باقی نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کے بعد کوئی چھوٹی سورت یا چھوٹی تین آیتیں یا ایک بڑی آیت پڑھنا[4]

---

[1] لاصلاۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب۔ (صحیح مسلم) فالفرض قرأۃُ آیۃٍ واحدۃٍ فی کل رکعۃٍ فرضت فیھا القرأۃ۔ (حلبی صغیر) من کان لہ إمام فقرأۃ الإمام لہ قرأۃٌ۔ (اخرجہ الإمام أحمد)

[2] وتعیین القرأۃ فی الأولیین من الفرض علی المذھب۔ (رد المحتار علی الدر المختار)

[3] کان یقرأ فی الرکعتین الأولیین بفاتحۃ الکتاب وسورۃ، وفی الأخریین بفاتحۃ الکتاب۔ (مصنف بن أبی شیبۃ)

[4] وھی فرضٌ عملی فی جمیع رکعات النفل والوتر وفی رکعتین من الفرض۔ (رد المحتار علی الدر المختار)

6. سورۃ فاتحہ کو قرأت سورۃ یا آیت سے پہلے پڑھنا[1]

7. سورۃ ملانے سے پہلے سورۃ فاتحہ ایک ہی دفعہ پڑھیں اس سے زیادہ نہ پڑھنا[2]

8. جو فعل ہر رکعت میں مکرر (دو دفعہ) ہوتا ہے ان میں ترتیب ہونا قرأت ورکوع، سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا واجب ہے[3]

9. قومہ کرنا یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا[4]

10. سجدہ میں ناک کو پیشانی سمیت زمین سے لگانا[5] (کچھ پیشانی کا لگانا فرض ہے اگرچہ قلیل ہو صرف ناک لگانا کافی نہیں)

11. جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔[6]

---

[1] ویجب تقدیم الفاتحۃ علی السورۃ۔ (الفتاوىٰ الهندية)

[2] لو کررها في كل ركعةٍ كره إن عمداً ووجب سجود السهو لو سهواً۔ (حلبی کبیر)

[3] وترك تكرير ركوع وتثليث (رد المحتار على الدر المختار)

[4] وينبغي أن تكون القومة والجلسة واجبتين للمواظبة۔ (رد المحتار، مجمع الأنهر)

[5] ويجب ضم الأنف أي ما صلب منه للجبهة في السجود للمواظبة عليه، ولا تجوز الصلاة بالاقتصار على الأنف في السجود على الصحيح۔ (مراقي الفلاح)

[6] وينبغي أن تكون القومة والجلسة واجبتين للمواظبة۔ (رد المحتار، مجمع الأنهر)

12. تعدیل ارکان یعنی رکوع و سجود و قومہ و جلسہ کو اطمینان سے اچھی طرح ادا کرنا۔[1]

13. پہلا قعدہ یعنی تین یا چار رکعت والی فرض نماز اور چار رکعت والی نفل نماز میں دو رکعتوں کے بعد تشہد کی مقدار بیٹھنا۔[2]

14. ہر قعدے میں پورا تشہد یعنی التحیات آخیر تک پڑھنا اگر ایک لفظ بھی چھوڑ دے گا تو ترکِ واجب ہو گا۔[3]

15. فرض، واجب، وتر اور سنن مؤکدہ کے قعدۂ أولیٰ میں تشہد کے بعد کچھ نہ پڑھنا اللّٰھم صلی علی محمد یا اس کی مقدار ہو بڑھانے سے ترک واجب ہو گا[4] اگرچہ اتنی دیر خاموش رہے اور کچھ نہ پڑھے۔

---

[1] ویجب الاطمئنان وھو التعدیل فی الأرکان بتسکین الجوارح فی الرکوع والسجود حتی تطمئن مفاصلہ فی الصحیح۔ (مراقی الفلاح)

[2] إذا قعدتم فی کل رکعتین فقولوا: التحیات للہ والصلوات الی آخرہ (سنن النسائی) ویجب القعود الأول مقدار قراءۃ التشھد (طحطاوی، رد المحتار، بدائع الصنائع)

[3] لاتجوز صلاۃ إلا بتشھد۔ (مصنف ابن عبد الرزاق) ویجب قراءۃ التشھد أی فی الأول وفی الجلوس الأخیر أیضا للمواظبۃ۔ (مراقی الفلاح، رد المحتار)

[4] من زاد فی الرکعتین الأولیین علی التشھد فعلیہ سجدتا السھو۔ (المصنف لابن أبی شیبۃ) لوزاد علیہ بمقدار أداء رکن ساھیا یسجد للسھو لتأخیر واجب القیام للثالثۃ۔ (مراقی الفلاح)

16. اس سے کم مقدار ہو تو ترک واجب نہیں ہو گا۔

17. سلام کے لفظ کے ساتھ نماز سے باہر ہونا۔[1]

18. دو بار لفظ اَلسَّلَامُ کہنا واجب ہے عَلَیکُم واجب نہیں، پہلے سلام پر نماز سے باہر ہو جاتا ہے اس کے بعد امام کی اقتدا درست نہیں[2]

19. نماز وتر میں دعائے قنوت کے لئے اللہ اکبر کہنا[3]

20. نماز وتر میں دعائے قنوت پڑھنا[4]

21. دونوں عیدوں کی نماز میں چھ زائد تکبیریں کہنا یعنی ہر رکعت میں تین بار اللہ اکبر کہنا ہر تکبیر جداگانہ واجب ہے[5]

---

[1] الإمام إذا فرغ من صلاته فلما قال السلام جاء رجل واقتدى به قبل أن يقول عليكم لا يصير داخلاً في صلاته۔ (رد المحتار على الدر المختار)

[2] ولفظ السلام مرتين فالثاني واجبٌ على الأصح۔ (رد المحتار على الدر المختار)

[3] وكذا تكبير قنوته وتكبيرة ركوع الثالثة (رد المحتار على الدر المختار)

[4] كان يوتر فيقنت قبل الركوع۔ (سنن ابن ماجة) ثم وجوب القنوت مبني على قول الإمام۔ (رد المحتار، مراقی الفلاح)

[5] في العيدين تسع تكبيرات في الركعة الأولى خمس تكبيرات قبل القراءة، وفي الركعة الثانية يبدأ بالقراءة ثم يكبر أربعاً مع تكبيرة الركوع۔ (سنن الترمذی) ويجب تكبيرات العيدين وكل تكبيرة منها واجبةٌ۔ (مراقی الفلاح)

22. دونوں عیدوں کی نماز میں دوسری رکعت کے رکوع کی تکبیر لفظ اللہ اکبر سے کہنا اگر کسی اور لفظ سے کہے گا تو ترک واجب ہو گا[1]

23. امام کو جہری نمازوں میں جہر کرنا اگر اکیلا نماز پڑھے تو جہری نمازوں میں جہر کرنا اس پر واجب نہیں البتہ افضل ہے[2]

24. امام اور منفرد کا سری نمازوں میں آہستہ قرأت کرنا[3]

25. نماز کے اندر ہر فرض یا واجب کا اس کے مقام پر ادا کرنا[1] یعنی دو فرض یا دو واجب یا فرض و واجب کے درمیان تین تسبیح (تین بار سبحان اللہ کہنے) کی مقدار تاخیر نہ کرنا[2]

---

[1] ویجب تکبیرۃ الرکوع فی الثانیۃ أی الرکعۃ الثانیۃ من العیدین تبعاً لتکبیرات الزوائد فیہا لإتصالہا۔ (مراقی الفلاح)

[2] سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أن یجہر بالقراءۃ فی الفجر فی الرکعتین، وفی الأولیین من المغرب والعشاء، ویسر فیما عدا ذٰلک۔ (أخرجہ أبوداؤد فی مراسیلہ) فإن الجہر بالجمیع فی ذٰلک واجبٌ علی الإمام۔ (طحطاوی)

[3] ویجہر الإمام بالقراءۃ فی الفجر، وفی المغرب، والعشاء، والجمعۃ، والعیدین للتوارث من زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إلی ہٰذا الآن، والجہر واجب، ویخفی الإمام فی الظہر والعصر للتوارث المذکور۔ (رد المحتار، مجمع الأنہر) یجب علی الإمام والمنفرد فیما یسر فیہ وہو صلاۃ الظہر والعصر والثالثۃ من المغرب والأخریان من العشاء۔ (رد المحتار علی الدر المختار)

26. پہلی اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد قعدہ نہ کرنا یعنی ایک رکن کی مقدار دیر نہ کرنا[3]

27. ایک رکعت میں رکوع ایک ہی بار ہونا[4]

28. ہر رکعت میں دو ہی سجدے کرنا تین سجدے نہ کرنا[5]

29. نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ تلاوت کرنا[6]

30. نماز میں سہو ہوا تو سجدہ سہو کرنا[7]

31. آیت سجدہ پڑھی تو سجدہ تلاوت ادا کرنے میں تین آیت یا اس سے زیادہ تاخیر نہ کرنا[8]

32. قرأت کے سوا تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا[1]

---

[1] إتيان كل واجب أو فرض في محله (رد المحتار على الدر المختار ى)

[2] الانتقال من الفرض الذى هو فيه إلى الفرض الذى بعده فإن ذلك واجب حتى لو أحلّ به كما إذا ركع ركوعين يجب عليه سجود السهو الخ، أو قعد عن النهوض إلى الثانية أو الرابعة ثم قام۔ (حلبی کبیر)

[3] وترك قعود قبل ثانية أو رابعة (رد المحتار على الدر المختار)

[4] وترك تكرير ركوع (رد المحتار على الدر المختار)

[5] وتثليث سجود (رد المحتار على الدر المختار)

[6] التلاوية لما وقعت فى الصلاة أعطيت حكم الصلبية (رد المحتار على الدر المختار)

[7] إذا شك أحدكم فى صلاته فليتحر الصواب، فليتم عليه، ثم ليسجد سجدتين (بخارى)

[8] كل سجدة وجبت عليه فى الصلاة بتلاوة ثم خرج قبل أن يسجد سقطت عنه۔ (الفتاوىٰ التاتارخانيه)

سنن نماز

نماز کی سنت کو ترک کرنا نہ تو نماز کے مفسد ہونے کا سبب بنتا ہے اور نہ سجدہ سہو کا البتہ اساءت کا موجب اور وہ بھی اس وقت جب اسے جان بوجھ کر بصورت تحقیر چھوڑا جائے بھول کر چھوٹ جانے پر نہ نماز ناقص ہو گی اور نہ چھوڑنے والے کو برا کہا جائے گا سستی یا کاہلی کی وجہ سے قصداً چھوڑنے والے کو کہا جائے گا کہ اس نے برا کیا سنت کو حقیر سمجھنے والا از روئے فتویٰ کافر ہو جاتا ہے۔

اساءت کا درجہ کراہت (مکروہ تحریمی) سے کم اور مکروہ تنزیہی سے زیادہ ہے اور فقہاء نے سنت مؤکدہ کے ترک کو حرام کے لگ بھگ لکھا ہے۔

1. تکبیر تحریمہ کے لیے دونوں ہاتھ کانوں تک اور عورتوں کا کاندھوں تک اٹھانا[2]
2. ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر چھوڑنا۔ یعنی نہ بالکل ملائے نہ بہ تکلف کشادہ رکھے بلکہ اپنے حال پر چھوڑ دے[3]

---

[1] نور الایضاح، بہار شریعت

[2] کان إذا کبر رفع یدیه حتی یحاذی بهما أذنیه (مسلم)

[3] إذا کبر للصلاة نشر أصابعه (الترمذی)

3. ہتھیلیوں اور انگلیوں کے پیٹ کا قبلہ رُو ہونا[1]

4. بوقتِ تکبیر سر نہ جھکانا سیدھا رکھنا[2]

5. تکبیر سے پہلے ہاتھ اٹھانا[3]

6. تکبیر قنوت[4]

7. تکبیرات عیدین میں کانوں تک ہاتھ لے جانے کے بعد تکبیر کہے اور ان کے علاوہ کسی جگہ نماز میں ہاتھ اٹھانا سنت نہیں[5]

8. امام کا بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا[6]

9. مکبر کو بحالت ضرورت مکرر کرنا[7]

10. حالت قیام میں دونوں پاؤں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رکھنا[1]

---

[1] ولیستقبل بباطنهما القبلة، فإن الله أمامه (المعجم الاوسط)

[2] لا يطأطئ راسه عند التكبير (در مختار)

[3] والرفع قبل التكبير هو الأصح (الفتاوى الهندية)

[4] ثم يرفع يديه فيقنت قبل الركعة۔ (المعجم الكبير للطبراني)

[5] وهكذا تكبيرات القنوت وصلاة العيدين ولا يرفعهما في تكبيرة سواها (الفتاوى الهندية)

[6] وجهر الامام بالتكبير بقدر حاجته (در مختار)

[7] كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة (الفتاوى الهندية)

11. سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہنا[2]

12. سلام کہنا جس قدر بلند آواز کی حاجت ہو اور بلا حاجت بہت زیادہ بلند آواز کرنا مکروہ ہے[3]

13. بعد تکبیر فوراً ہاتھ باندھ لینا مرد ناف کے نیچے دہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں کلائی کے جوڑ پر رکھے، [4] چھنگلیا اور انگوٹھا کلائی کے اغل بغل رکھے اور باقی انگلیوں کو بائیں کلائی کی پشت پر بچھائے اور عورت و خنثٰی بائیں ہتھیلی سینہ پر چھاتی کے نیچے رکھ کر اس کی پشت پر دہنی ہتھیلی رکھے۔

14. امام کا ثناء، تعوذ، تسمیہ کا آہستہ پڑھنا اور مقتدی کا صرف ثناء پڑھنا[5]

15. سورہ فاتحہ کے بعد آمین آہستہ کہنا[6]

---

[1] وتفریج القدمین فی القیام قدر أربع أصابع۔ (الهدایه)

[2] إذا رفع رأسه من الرکوع قال: ''سمع الله لمن حمده، ربنا لك الحمد''۔ (صحیح البخاری، الأذان)

[3] کتاب الصلاۃ، باب صفة الصلاۃ (رد المحتار علی الدر المختار)

[4] رأیت رسول الله ﷺ إذا کان قائما فی الصلاۃ قبض بیمینه علی شماله (النسائی)

[5] لا یجهران ببسم الله الرحمٰن الرحیم، ولا بالتعوذ ولا بآمین۔ (المعجم الکبیر للطبرانی)

[6] قرأ {غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ} فقال: آمین، وخفض بها صوته۔ (سنن الترمذی)

16. پہلے ثنا، تعوذ، تسمیہ کے درمیان وقفہ نہ کرے[1]

17. عیدین میں تکبیر تحریمہ ہی کے بعد ثنا کہہ لے اور ثنا پڑھتے وقت ہاتھ باندھ لے اور اعوذ باللہ چوتھی تکبیر کے بعد کہے[2]

18. رکوع میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہنا[3]

19. مردوں کے لیے گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا اور انگلیاں خوب کھلی رکھنا آج کل اکثر مرد رکوع میں محض ہاتھ رکھ دیتے اور انگلیاں ملا کر رکھتے ہیں یہ خلاف سنت ہے[4]

20. عورتوں کے لیے سنت گھٹنوں پر ہاتھ رکھنا اور انگلیاں کشادہ نہ کرنا ہے[5]

21. حالت رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا، اکثر لوگ کمان کی طرح ٹیڑھی کر لیتے ہیں یہ مکروہ ہے۔

---

[1] صفة الصلاة (غنية المتملی)

[2] کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل، مطلب في بيان المتواتر (رد المحتار)

[3] إذا ركع أحدكم فليقل ثلاث مراتٍ: ''سبحان ربي العظيم'' ثلاثاً، وذلك أدناه، (سنن أبي داؤد)

[4] ويعتمد بيديه على ركبتيه ويفرج بين أصابعه (الهدايه)

[5] كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب: قراءة البسملة (رد المحتار)

33. انتقال رکن کے لیے اللہ اکبر کہنا و راللہ اکبر کی "ر" کو جزم پڑھنا[1]

22. رکوع میں پیٹھ خوب بچھی رکھے یہاں تک کہ اگر پانی کا پیالہ اس کی پیٹھ پر رکھ دیا جائے، تو ٹھہر جائے[2]

23. عورت رکوع میں تھوڑا جھکے یعنی صرف اس قدر کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، پیٹھ سیدھی نہ کرے اور گھٹنوں پر زور نہ دے[3]

24. رکوع سے جب اٹھے، تو ہاتھ نہ باندھے لٹکا ہوا چھوڑ دے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کی ہ کو ساکن پڑھے، اس پر حرکت ظاہر نہ کرے، نہ دال کو بڑھائے۔

25. رکوع سے اٹھنے میں امام کے لیے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہنا اور

26. مقتدی کے لیے اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد کہنا[4]

27. منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے[1]

---

[1] یکبر فی کل خفض و رفع وقیام وقعود (سنن الترمذی)

[2] لا ینظر اللہ عز وجل إلی صلاۃ عبد لا یقیم فیھا صلبه بین رکوعھا وسجودھا (مسند احمد)

[3] والمرأۃ لا تفرجھا (نور الإیضاح)

[4] اختلف الأخبار فی لفظ التحمید، فی بعضھا: ''ربنا لك الحمد'' وفی بعضھا: ''ربنا ولك الحمد'' وفی بعضھا: ''اللّٰھم ربنا لك الحمد'' والأشھر ھو الأول۔ (بدائع الصنائع)

28. سجدہ میں کم از کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا[2]

29. سجدہ میں ہاتھ کا زمین پر رکھنا

30. سجدہ میں جائے تو زمین پر پہلے گھٹنے رکھے پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی رکھے[3]

31. جب سجدہ سے اٹھے تو اس کا عکس کرے یعنی پہلے پیشانی اٹھائے پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے[4]

32. مرد کے لیے سجدہ میں سنت یہ ہے کہ بازو کروٹوں سے جدا ہوں اور پیٹ رانوں سے[5]

33. سجدے میں کلائیاں زمین پر نہ بچھائے، مگر جب صف میں ہو تو بازو کروٹوں سے جدا نہ ہوں گے[6]

---

[1] إذا رفع رأسه من الركوع قال: ''سمع الله لمن حمده، ربنا لك الحمد''۔ (صحيح البخاری

[2] فإذا سجد فليقل: ''سبحان ربي الأعلى'' ثلاثاً، وذلك أدناه۔ (سنن أبي داؤد)

[3] ووضع ركبتيه ثم يديه ثم وجهه للسجود (نور الایضاح)

[4] وعكسه المنهوض (نور الایضاح)

[5] كان إذا سجد، جافى بين يديه، حتى لو أن بهمة أرادت أن تمر تحت يديه مرت (سنن أبي داؤد)

[6] كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة (الفتاوى الهندية)

34. سجدہ میں اعتدال کرے اور کتے کی طرح کلائیاں نہ بچھائے[1]

35. عورت سمٹ کر سجدہ کرے، یعنی بازو کروٹوں سے ملادے، اور پیٹ ران سے، اور ران پنڈلیوں سے، اور پنڈلیاں زمین سے۔[2]

36. دونوں گھٹنے ایک ساتھ زمین پر رکھے اور اگر کسی عذر سے ایک ساتھ نہ رکھ سکتا ہو، تو پہلے داہنا رکھے پھر بایاں[3]

37. دونوں سجدوں کے درمیان مثل تشہد کے بیٹھنا یعنی بایاں قدم بچھانا اور داہنا کھڑا رکھنا، اور ہاتھوں کارانوں پر رکھنا، سجدوں میں انگلیاں قبلہ رُو ہونا، ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہونا۔

38. سجدہ میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا سنت ہے اور ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ زمین پر لگنا واجب اور دسوں کا قبلہ رُو ہونا سُنت۔[1]

---

[1] کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفة الصلاۃ (الفتاوی الھندیة)

[2] کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفة الصلاۃ (الفتاوی الھندیة)

[3] کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفة الصلاۃ (الفتاوی الھندیة)

39. جب دونوں سجدے کرلے تو رکعت کے لیے پنجوں کے بل، گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر اُٹھے، یہ سُنت ہے، ہاں کمزوری وغیرہ عذر کے سبب اگر زمین پر ہاتھ رکھ کر اُٹھا جب بھی حرج نہیں[2]

40. دوسری رکعت کے سجدوں سے فارغ ہونے کے بعد بایاں پاؤں بچھا کر، دونوں سرین اس پر رکھ کر بیٹھنا، اور داہنا قدم کھڑا رکھنا، اور داہنے پاؤں کی انگلیاں قبلہ رُخ کرنا یہ مرد کے لیے ہے[3]

41. اور عورت دونوں پاؤں داہنی جانب نکال دے، اور بائیں سرین پر بیٹھے، اور داہنا ہاتھ داہنی ران پر رکھنا[4]

42. اور بایاں بائیں پر، اور انگلیوں کو اپنی حالت پر چھوڑنا کہ نہ کھلی ہوئی ہوں، نہ ملی ہوئی،

43. اور انگلیوں کے کنارے گھٹنوں کے پاس ہونا، گھٹنے پکڑنا نہ چاہیے[1]

---

[1] من سنة الصلاة أن تنصب القدم اليمنى واستقباله بأصابعها القبلة والجلوس على اليسرى۔ (سنن النسائی)

[2] كتاب الصلاة، مطلب في إطالة الركوع للجائي (در المختار)

[3] وافتراش رجله اليسرى ونصب اليمنى (نور الإيضاح)

[4] وتورك المرأة (نور الإيضاح)

44. قیام کیلئے دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر کھڑا ہونا،[2]

45. نوافل سنت غیر مؤکدہ کے قعدہ اولیٰ میں التحیات کے بعد درود شریف اور دعائے ماثورہ کا پڑھنا[3]

46. دعائے ماثورہ کا عربی میں پڑھنا[4]

47. قعدہ میں التحیات کے دوران کلمہ اشھد اللہ الہ الا اللہ کے وقت شہادت کی انگلی نہ اٹھانا بہتر ہے

48. نماز پوری کرنے کے بعد السلام علیکم ورحمتہ اللہ کہنا

49. سلام دو بار پھیرنا پہلے دائیں اور پھر بائیں پھیرنا[5]

50. امام کا دونوں سلام بلند آواز سے کہنا[6]

51. سلام میں چہرہ اتنا پھیرنا کہ پیچھے سے ایک طرف کا رخسار دکھائی دے[1]

---

[1] کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ (ردالمحتار)

[2] غنیۃ المتملی صفۃ الصلاۃ

[3] کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل (الدر المختار)

[4] کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ (الدر المختار)

[5] کان یسلم عن یمینہ وعن یسارہ ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ''۔ (سنن الترمذی)

[6] کان یسلم عن یمینہ، وعن یسارہ: السلام علیکم ورحمۃ اللہ (الترمذی)

مستحباتِ نماز

مستحبات یعنی آدابِ نماز کا ترک کراہت و عتاب کا موجب نہیں ہے لیکن اُن کا کرنا افضل و باعث ثواب ہے نماز میں ۱۴ مستحبات ہیں، وہ یہ ہیں: [2]

1. دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کی مقدار یا اس کے مثل فاصلہ ہونا (بعض نے اس کو سنتوں میں شمار کیا ہے)[3]
2. تکبیرِ تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھ چادر یا آستین وغیرہ سے باہر نکال کر اٹھانا جب کہ سردی وغیرہ کا عذر نہ ہو، عذر کی حالت میں یہ فعل مستحب نہیں اور یہ مردوں کے لئے ہے، عورتیں کسی حالت میں بھی ہاتھ چادر یا دوپٹہ وغیرہ سے باہر نہ نکالیں بلکہ چھپائے ہوئے اٹھائیں
3. بغیر مصلیٰ اور چٹائی بچھائے کھلی زمین پر نماز پڑھنا

---

[1] ماخوذ از فتاویٰ شامی، بہار شریعت، فتاویٰ عالمگیری

[2] ماخوذ از۔ کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ (الدر المختار ﷺ و رد المحتار) کتاب الصلاۃ، الباب الرابع فی صفۃ الصلاۃ (الفتاوی الھندیۃ)، فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت

[3] وينبغي أن يكون بينهما مقدار أربع أصابع اليد؛ لأنه أقرب إلى الخشوع۔ (الرد المحتار)

4. مقتدی کاامام کے ساتھ نماز شروع کرناتاخیر نہ کرنا

5. منفرد کو رکوع و سجود میں تین مرتبہ سے زیادہ تسبیح کہنا لیکن طاق مرتبہ کہے مثلاً پانچ یاسات یانو مرتبہ[1]

6. قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ پر اور رکوع میں دونوں پاؤں کی پیٹھ پر اور سجدے میں ناک کے سرے (نوک) پر اور جلسہ و قعدے میں اپنی گود پر اور پہلا سلام پھیرتے وقت اپنے داہنے مونڈھے پر اور دوسرے سلام میں بائیں مونڈھے پر نظر رکھنا[2]

7. اگر جمائی آجائے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکنااور منہ کو بند رکھنااور نہ رکے تو نیچے کے ہونٹ کو دانتوں سے پکڑے، اگر اس سے بھی نہ رکے اور منہ بند نہ ہو سکے تو قیام کی حالت میں سیدھے ہاتھ کی پشت سے یاآستین سے اور باقی حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت سے یاآستین سے منہ کو ڈھانپ لے۔

---

[1] إذا ركع أحدكم فليقل ثلاث مراتٍ: ''سبحان ربي العظيم'' ثلاثاً، وذٰلك أدناه، فإذا سجد فليقل: ''سبحان ربي الأعلىٰ'' ثلاثاً، وذٰلك أدناه۔ (سنن أبي داؤد، تفريع أبواب الركوع والسجود)

[2] فصل فی آداب الصلاة (نور الایضاح)

8. جہاں تک ہو سکے کھانسی کو روکنا

9. امام اور مقتدی کا نماز کے لئے اس وقت کھڑا ہونا جب کہ تکبیر کہنے والا حَیَّ عَلَی الفَلَاح کہے

10. امام اور مقتدیوں کا نماز اس وقت شروع کرنا یعنی تکبیر تحریمہ کہنا جب کہ تکبیرِ اقامت میں قَدقَامَتِ الصَّلٰوۃ کہا جائے اور اگر تکبیر اقامت ختم ہونے تک موخر کرے تو بالاجماع کوئی حرج نہیں اختلاف صرف افضیلت میں ہے، (امام ابو یوسف اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اقامت پوری ہونے تک نماز شروع کرنے میں تاخیر کرنا افضل ہے اور یہی معتدل اور صحیح تر مذہب ہے کیونکہ اس سے مؤذن کی متابعت اور امام کے شروع کرنے میں مدد ملتی ہے، اسی طرح صفیں سیدھی کرنے کے لئے پہلے سے کھڑا ہونا ہی زیادہ مناسب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مثلاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ وغیرہ سے بھی اس طرح منقول ہے کما فی الشامی وغیرہ) جب کوئی شخص ایسے وقت مسجد میں آئے کہ تکبیر اقامت کا وقت ہو تو اس کو کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے یعنی خلاف ادب و خلاف اولیٰ ہے۔

11. الحمد شریف کے بعد جب سورت پڑھے تو پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا، اگر سورت کے بجائے آیات پڑھے تو بسم اللہ پڑھنا مستحب نہیں ہے[1]

12. دونوں سجدوں کے درمیان دعائے مغفرت اور وہ یہ ہے اَللّٰھُمَّ اغفِرلِی وَارحَمنِی وَاھدِنِی وَعَافِنِی وَارزُقنِی یا صرف رَبِّ اغفِرلِی ایک مرتبہ یا تین مرتبہ کہہ لے،

13. ہر قعدے میں خاص حضرت عبداللہ ابن مسعود (رضی اللہ عنہ) کا تشہد پڑھنا

7 قنوت میں خاص اس دعا کا پڑھنا اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَستَعِینُكَ الخ اور اس کے ساتھ اَللّٰھُمَّ اھدِنِی الخ کا پڑھ لینا بھی اولیٰ ہے

---

[1] لا تسن بین الفاتحة والسورة مطلقًا، ولو سریة، ولا تکرہ اتفاقاً (در المختار)

مکروہاتِ نماز

مکروہات کی دو قسمیں ہیں:

اوّل مکروہِ تحریمی، یہ واجب کے بالمقابل ہے اور حرام کر قریب ہے۔

دوم مکروہِ تنزیہی، یہ سنت اور مستحب واولیٰ کے بالمقابل ہے۔

یہاں دونوں طرح کے مکروہات کا ذکر ہے:

1. سدل (کپڑے کو لٹکانا) یعنی کپڑے کو بغیر پہنے ہوئے سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں سرے لٹکے رہیں کپڑے کو اہلِ تہذیب اور عام عادات کے خلاف استعمال کرنا بھی سدل میں داخل ہے مثلاً چوغہ یا شیروانی یا کرتے کی آستینوں میں ہاتھ نہ ڈالے اور پہنے بغیر ہی اپنے مونڈھوں و پیٹھ پر ڈال لے یا چادر یا کمبل اس طرح اوڑھے کہ اس کے دونوں سرے لٹکے رہیں، اگر اس کا ایک سرا دوسرے کندھے پر ڈال لے یا اور دوسرا سرا لٹکتا رہے تو مکروہ نہیں[1]

---

[1] ویکرہ سدل الثوب فی الصلاۃ (بدائع الصنائع)

2. چادر یا کسی اور کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ کوئی جانب ایسی نہ رہے جس سے ہاتھ باہر نکل سکیں، نماز کے علاوہ بھی بلا ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے (اشتمال صماء) اور خطرے کی جگہ سخت مکروہ ہے[1]

3. آستین کہنیوں تک چڑھا کر یا دامن چڑھا کر نماز پڑھنا یعنی اگر وضو وغیرہ کے لئے آستین چڑھائی تھی اور اسی طرح نماز پڑھنے لگا تو مکروہ ہے، اور اس کے لئے افضل یہ ہے کہ نماز کے اندر عمل قلیل سے آستین اتار لے کسی نے نماز کے اندر آستین چڑھائی، اگر کہنیوں تک چڑھائی تو عملِ کثیر ہو جانے کی وجہ سے نماز ٹوٹ جائے گی اور اس سے کم ہو تو نماز نہیں ٹوٹے گی مگر مکروہ ہے، ایسی قمیض یا کرتہ وغیرہ پہن کر نماز پڑھنا جس کی آستین اتنی چھوٹی ہو کہ کہنیوں تک ہاتھ ننگے رہیں مکروہِ تحریمی ہے[2]

---

[1] نھی النبی ﷺ أن یشتمل الصمّاء، وأن یحتبی الرجل فی ثوب واحد۔ (صحیح البخاری): یکرہ اشتمال الصماء فی الصلاۃ وھو أن یلف بثوب واحد وسائر جسدہ ولا یدع منفذ الیدین۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح)

[2] ولو صلی رافعا کمیہ إلی المرفقین کرہ۔ (الفتاویٰ الھندیۃ)

4. کرتہ ہوتے ہوئے صرف تہبند یا پاجامہ پہن کر نماز پڑھنا[1]

5. عمامہ یا ٹوپی ہوتے ہوئے بلا عذر سستی یا بے پرواہی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا[2]

6. عمامہ یا رومال سر پر اس طرح باندھنا کہ درمیان میں سے سر کھلا رہے، یہ نماز کے علاوہ بھی مکروہ ہے

7. جنگ کے علاوہ خود و زرہ پہن کر نماز پڑھنا

8. کپڑے کو اس طرح پہننا کہ اس کو داہنی بغل کے نیچے سے لے کر اس کے دونوں کنارے بائیں کندھے پر ڈال لے اس کو اضطباع کہتے ہیں جو احرام کی حالت میں طوافِ عمرہ و طوافِ حج کے لئے کرتے ہیں نماز میں اس طرح کرنا مکروہ ہے

9. ایسے معمولی یا میلے کچیلے کپڑوں میں نماز پڑھنا جن کو پہن کر وہ دوسرے بڑے لوگوں کے پاس مجمع میں نہ جائے، اگر اس کے پاس اور کپڑے ہوں تو مکروہِ تنزیہی ہے اگر اور کپڑے نہ ہوں تو مکروہ نہیں

---

[1] الله أحق من تزين له أو من تزينت له (مصنف عبد الرزاق)

[2] وكره صلاته حاسراً أي كاشفاً رأسه للتكاسل۔ (رد المحتار على الدر المختار)

10. نماز میں ناک اور منہ ڈھانپ لینا یعنی ڈھاٹا باندھ لینا

11. نماز میں اپنے کپڑے یا داڑھی یا بدن سے کھیلنا یا سجدہ میں جاتے وقت کپڑوں کو سمیٹنا (اوپر اٹھانا) خواہ عادت کے طور پر ہو یا مٹی سے بچانے کے لئے

12. نماز میں ٹوپی یا کرتے کا اتارنا یا پہننا یا موزہ نکالنا اگر عمل قلیل سے ہو تو بلا ضرورت مکروہ ہے اور اگر ضرورت ہو تو مکروہ نہیں (مثلاً نماز میں ٹوپی یا عمامہ وغیرہ گر پڑا تو اٹھا کر سر پر رکھ لینا افضل ہے جبکہ عمل کثیر کی ضرورت نہ پڑے۔)

13. عمامے کے پیچ پر جو کہ پیشانی پر واقع ہو بلا عذر سجدہ کرنا مکروہِ تنزیہی ہے اور اگر عذر ہو مثلاً گرمی یا سردی سے بچاؤ کے لئے ہو تو مکروہ نہیں اور اگر پیچ اتنا موٹا اور ملائم ہے کہ اس کے نیچے زمین کی سختی معلوم نہیں ہوتی تو ہر گز نماز جائز نہیں اور اگر عمامے کے اس پیچ پر سجدہ کیا جو پیشانی پر نہیں ہے یعنی صرف سر کے پیچ پر سجدہ کیا اور پیشانی زمین پر نہ لگی تب بھی نماز جائز نہیں ہے۔

14. صرف پیشانی پر سجدہ کرنا اور ناک نہ لگانا بلا عذر مکروہ ہے عذر کے ساتھ مکروہ نہیں۔

15. بلا عذر اپنی آستین بچھا کر اس پر سجدہ کرنا، اگر اس لئے ہو کہ چہرے کو خاک نہ لگے تو مکروہِ تنزیہی ہے اور تکبر کی وجہ سے ہو تو مکروہِ تحریمی ہے اور اگر عذر ہو مثلاً گرمی یا سردی سے بچنے کے لئے ہو تو مکروہ نہیں۔

16. سجدہ میں پاؤں کو ڈھانپنا۔

17. اسبال یعنی کپڑے کو عادت کی حد سے زیادہ بڑا رکھنا مکروہِ تحریمی ہے، دامن اور پائنچہ میں اسبال یہ ہے کہ ٹخنوں سے نیچے ہو اور آستینوں میں انگلیوں سے آگے بڑھا ہوا ہو اور عمامہ میں یہ ہے کہ بیٹھنے میں دبے۔[1]

18. ایسے کپڑے کو پہن کر نماز پڑھنا جس میں نجاست بقدرِ معافی ہو یعنی جبکہ نجاستِ غلیظہ ایک درہم سے زیادہ نہ ہو اور نجاست خفیفہ چوتھائی حصہ سے زیادہ نہ ہو۔

19. نماز میں سجدہ کی جگہ سے کنکریوں کا ہٹانا لیکن اگر سجدہ کرنا مشکل ہو تو ایک مرتبہ ہٹانے میں مضائقہ نہیں۔

20. ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا یا انگلیاں چٹخانا۔[1]

---

[1] إذهب فتوضأ۔ وإن الله تعالیٰ لا یقبل صلاۃ رجل مسبل إزارہ۔ (سنن أبی داؤد)

21. بالوں کو سر پر جمع کر کے چٹلا (جوڑا) باندھ کر نماز پڑھنا یا عورتوں کی طرح مینڈھیاں گوندھ کر سر کے گرد باندھ لینا وغیرہ، اگر نماز کے اندر بالوں کا جوڑا باندھے گا تو عمل کثیر کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔

22. نماز میں کولہے یا کوکھ یا کمر وغیرہ پر اپنا ہاتھ رکھنا۔[2]

23. دائیں بائیں اس طرح دیکھنا کہ تمام یا کچھ منہ قبلے کی طرف سے پھر جائے مکروہِ تحریمی ہے جبکہ سینہ نہ پھرے لیکن اگر اتنی دیر تک منہ پھیرے رہا کہ دور سے دیکھنے والا سمجھے کہ یہ شخص نماز میں نہیں تو نماز فاسد ہو جائے گی، بلا منہ پھیرے گوشۂ چشم سے دیکھنا بلا ضرورت ہو تو مکروہِ تنزیہی ہے اور اگر ضرورت ہو بلا کراہت مباح ہے۔[3]

24. نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانا۔[4]

---

[1] لا تفقع أصابعك وأنت في الصلاة (ابن ماجه)

[2] نهى أن يصلي الرجل مختصرا (المسلم)

[3] إياك والالتفات في الصلاة، فإن الالتفات في الصلاة هلكة (الترمذي) إذا حوّل وجهه عن القبلة إن حوّل صدره فسدت صلاته۔ (الفتاوىٰ التاتارخانية)

[4] ما بال أقوام يرفعون أبصارهم إلى السماء في صلاتهم (البخاري)

25. نماز میں قصداً جمائی لینا مکروہِ تحریمی ہے اور خود آئے تو حرج نہیں مگر روکنا مستحب ہے اور جمائی روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا مکروہِ تنزیہی ہے۔[1]

26. نماز میں انگڑائی لینا یعنی سستی اتارنا مکروہِ تنزیہی ہے۔

27. آنکھوں کا بند کرنا مکروہِ تنزیہی ہے لیکن اگر نماز میں دل لگنے کے لئے ہو تو مکروہ نہیں لیکن پھر بھی تمام نماز میں بند نہ رکھے۔

28. پیشاب یا پاخانہ یا دونوں کی حاجت ہونے کی حالت میں یا غلبہ ریح کے وقت نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے نماز کی حالت میں ان کا غلبہ ہو تب بھی نماز پڑھتے رہنا مکروہِ تحریمی ہے اس لئے وہ نماز کو توڑ دے اور بعد فراغت وضو کرکے نئے سرے سے پڑھے ورنہ گناہگار ہوگا اور نماز کا اعادہ کرنا واجب ہوگا خواہ وہ نماز فرض و واجب ہو یا سنت و نفل۔

29. نماز میں دامن یا آستین سے اپنے آپ کو ہوا کرنا اور اگر عمل کثیر ہو گیا یعنی تین بار ہو گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی پنکھا جھلنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔[2]

---

[1] فإذا تثاءب أحدكم فليرده ما استطاع، فإن أحدكم إذا قال: ها، ضحك الشيطان (البخاری)

[2] الحركات الثلاثة المتوالية كثير وإلا فقليل۔ (رد المحتار على الدر المختار)

30. نماز میں قصداً کھانسنا اور کھنکارنا۔

31. نماز میں تھوکنا اور سنکنا۔

32. نماز میں تشہد اور دونوں سجدوں کے درمیان کتے کی طرح بیٹھنا یعنی رانیں کھڑی کر کے بیٹھنا اور رانوں کو پیٹ سے اور گھٹنوں کو سینے سے ملا لینا اور ہاتھوں کو زمین پر رکھ لینا[1]

33. نماز میں بلا عذر چار زانو (آلتی پالتی مار کر) بیٹھنا مکروہِ تنزیہی ہے۔

34. مردوں کا سجدے کی حالت میں دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک زمین پر بچھا دینا۔

35. ہاتھ یا سر کے اشارہ سے سلام کا جواب دینا مکروہِ تنزیہی ہے۔

36. کسی ایسے آدمی کی طرف نماز پڑھنا جو نمازی کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھا ہو جبکہ درمیان میں کوئی حائل نہ ہو اور اس طرح نماز پڑھنے والے کی طرف منہ کر کے بیٹھنا بھی مکروہ ہے، پس اگر کسی کے منہ کی طرف نماز پڑھنا نمازی کے

---

[1] لا تقع بین السجدتین (سنن الترمذی)

فعل سے ہے تو کراہت نمازی پر ہے ورنہ اس شخص پر جس نے نمازی کی طرف منہ کیا۔

37. جوئیں پکڑنا یا انہیں مارنا۔

38. جس سورت کی تلاوت کی ہے اس سے پہلے والی یا صرف ایک سورت چھوڑ کر نماز میں پڑھنا۔

39. حمام، راستے، بیت الخلاء یا قبرستان میں نماز پڑھنا۔

40. کسی بیٹھے یا کھڑے ہوئے شخص کی پیٹھ کی طرف یا سوئے ہوئے شخص کی طرف نماز پڑھنا مکروہ نہیں لیکن اس سے بچنا بہتر ہے۔

41. منہ میں روپیہ یا پیسہ یا کوئی اور چیز رکھ کر نماز پڑھنا جس کی وجہ سے قرأت کرنے میں رکاوٹ نہ ہو مکروہِ تنزیہی ہے اور اگر اس سے قرأت میں رکاوٹ ہو یا حروف والفاظ صحیح ادا نہ ہو سکیں تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

42. کھانے کے حاضر ہونے کے وقت جبکہ میلان کھانے کی طرف ہو۔

43. نماز کے اندر آیتیں یا سورتیں یا تسبیحیں انگلیوں پر یا تسبیح ہاتھ میں لے کر شمار کرنا مکروہِ تنزیہی ہے خواہ نماز نفل ہی ہو۔

44. ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ نمازی کے سر کے اوپر چھت وغیرہ میں یا اس کے سامنے یا دائیں یا بائیں یا پیچھے یا سجدے کی جگہ کسی جاندار کی تصویر ہو خواہ وہ تصویر لٹکی ہوئی ہو یا گڑی ہوئی ہو یا دیوار یا پردے وغیرہ پر منقوش ہو، سامنے ہونے میں سب سے زیادہ کراہت ہے پھر سر پر ہونے میں پھر داہنی طرف میں پھر بائیں طرف میں پھر پیچھے ہونے میں ایسا کپڑا پہن کر نماز پڑھنا جس پر کسی جاندار کی تصویر ہو، نماز کو علاوہ بھی اس کا پہننا مکروہ ہے[1]

45. تنور یا بھٹی جس میں آگ جل رہی ہو یا کوئی اور چیز جس کو کافر پوجتے ہوں نمازی کے سامنے ہونا، لیکن چراغ یا قندیل یا موم بتی کا سامنے ہونا مکروہ نہیں ہے۔

46. اگر نمازی کے سامنے یا سر کے اوپر قرآن مجید یا تلوار یا کوئی اور ایسی چیز ہو جس کی پوجا نہیں کی جاتی تو کراہت نہیں۔

[1] إذهبوا بخميصتي هذه إلى أبي جهم وأئتوني بأنبجانية، فإنها ألهتني آنفا عن صلاتي۔ (اخرجه البخاری): ويكره أن يكون فوق رأسه أو خلفه أو بين يديه أو بحذائه صورة حيوان، لأنه يشبه عبادتها (حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح)

47. امام کا محراب کے اندر اکیلا کھڑا ہونا جبکہ دونوں قدم بھی اندر ہوں، اگر دونوں قدم باہر ہوں تو مکروہ نہیں، اسی طرح اگر امام کے ساتھ محراب کے اندر مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں۔

48. امام کو دروازوں اور ستونوں کے درمیان کی جگہ میں اکیلا کھڑا ہونا اور امام کو بلا ضرورت محراب یعنی وسطِ صف سے ہٹ کر کھڑا ہونا۔

49. امام کا ایک ہاتھ اونچی جگہ پر اکیلا کھڑا ہونا، اگر اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں اور ایک ہاتھ سے کم بلندی ہو تو اس پر امام کا اکیلا کھڑا ہونا مکروہِ تنزیہی ہے، اسی طرح اس کے برعکس اکیلے امام کا نیچے کھڑا ہونا اور مقتدیوں کا بلندی پر کھڑا ہونا مکروہ ہے لیکن یہ کراہتِ تنزیہی ہے کیونکہ اس کی نہی حدیث شریف میں وارد نہیں ہے۔

50. مقتدی کا بلا عذر اکیلا بلند جگہ پر کھڑا ہونا اور مقتدی کا ایسی صف کی پیچھے اکیلا کھڑا ہونا جس میں خالی جگہ ہو

51. تنہا یعنی جماعت کے بغیر نماز پڑھنے والے کو جماعت کی صفوں کے درمیاں میں کھڑا ہونا

52. سورت کا معین کر لینا حالانکہ آسانی کے ساتھ اس سورہ کے علاوہ بھی پڑھ سکتا ہو[1]

53. نمازی اپنے سامنے سترہ نہ رکھے جبکہ اسے گمان بھی ہو کہ اس کے سامنے سے گذر سکتا ہے۔[2]

[1] کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل فی القراءۃ (الدر المختار و رد المحتار)

[2] کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ و ما یکرہ فیھا (الفتاوی الھندیۃ)

مفسدات نماز کا بیان

جن چیزوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے اور اس نماز کو لوٹانا فرض ہوتا ہے ان کو مفسدات نماز کہتے ہیں

ذیل میں ان صورتوں کا ذکر کیا ہے جن صورتوں میں نماز توڑ دینا شرعاً جائز ہوتا ہے

1. کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو اسی نمازی کو پکارتا ہو یا مطلقاً کسی شخص کو پکارتا ہو اور اس کے سوا وہاں کوئی اور نہ ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو آگ سے جل جائے گا یا اندھارا ہگیر کنویں میں گرنے لگا ہے ان سب صورتوں میں نماز توڑ دینا واجب ہے جب کہ یہ نمازی اس کے بچانے کی قدرت رکھتا ہے[1]
2. پیشاب پاخانہ معلوم ہو یا کپڑے یا بدن پر اتنی نجاست دیکھی کہ جتنی نجاست کے ہوتے نماز ناجائز ہے تو ان تینوں صورتوں میں نماز توڑنا ضروری ہے اور پیشاب پاخانہ جب بہت زور سے ہو تو جماعت چھوٹ جانے کا بھی خیال نہ کرے ہاں اس صورت میں وقت جانے کا خیال کیا جائے[2]

---

[1] ولو رای اعمی عند البئر فخاف علیہ ان یقع فیھا قطع الصلاۃ لاجلہ (ردالمحتار)

[2] کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ (الدر المختار و ردالمحتار)

3. سانپ وغیرہ مارنے کے لیے جب کاٹنے کا صحیح ڈر ہو تو نماز توڑ دینا جائز ہے[1]
4. کوئی جانور بھاگ گیا اس کے پکڑنے کے لیے یا بکریوں پر بھیڑیئے کے حملہ کرنے کے ڈر سے نماز توڑنا جائز ہے[2]
5. اپنے یا پرائے ایک درہم کے نقصان کا ڈر ہو مثلا دودھ ابل جائے گا یا گوشت ترکاری روٹی وغیرہ جل جانے کا ڈر ہو یا ایک درہم کی کوئی چیز چور لے کر بھاگ جائے گا ان سب صورتوں میں نماز توڑ دینے کی اجازت ہے[3]
6. اگر نفل نماز میں ہو اور ماں باپ دادا دادی وغیرہ پکاریں ان کو اس کا نماز میں ہونا معلوم نہ ہو تو نماز توڑ دے اور جواب دے[4]
7. کلام مفسد نماز ہے یعنی نماز میں بولنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے چاہے جان بوجھ کر بولے یا بھولنے سے ایک آدھ بات بولے یا زیادہ

---

[1] کتاب الصلاۃ، الباب السابع، فیما یفسد الصلاۃ (الفتاوی الهندیة)

[2] إذا ندت دابته أو خاف الراعی علی غنمه الذئب (الفتاوی الهندیة)

[3] فسرق منه شیء قیمته درهم له أن یقطع الصلاۃ (الفتاوی الهندیة)

[4] إذا دعاه أحد أبویه لا یجیب ما لم یفرغ من صلاته إلا أن یستغیث (الفتاوی الهندیة)

8. کلام وہی مفسد ہے جس میں اتنی آواز ہو کہ کم سے کم خود سن سکے اگر کوئی مانع نہ ہو[1]

9. کسی کو بھولے سے بھی سلام کیا تو نماز جاتی رہی چاہے خالی السلام ہی کہا ہو علیکم نہ کہہ پایا ہو[2]

10. زبان سے سلام کا جواب دیا تو نماز جاتی رہی اور ہاتھ یا سر کے اشارے سے دیا تو مکروہ ہوگی[3]

11. نماز میں چھینک آئے تو الحمد اللہ نہ کہیں اگر بھول کر کہہ دیا تو نماز فاسد نہ ہوئی[4]

12. خوشی کی خبر کے جواب میں الحمد للہ کہا یا بری خبر پر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا یا تعجب کی خبر پر سبحان اللہ یا اللہ اکبر کہا تو نماز جاتی رہی۔[5]

---

[1] كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها (الدر المختار)

[2] كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها (الفتاوى الهندية)

[3] ومحل الفساد به عند حصول الحروف إذا أمكنه الامتناع عنه، أما إذا لم يمكنه الامتناع عنه فلا تفسد به عند الكل۔ (حاشية الطحطاوي على المراقي)

[4] كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها (الفتاوى الهندية)

[5] كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها (الفتاوى الهندية)

13. امام کو کسی نے عجمی زبان میں لقمہ دیا نماز ٹوٹ جائے گی

14. کھنکارنے میں جب دو حرف نکلے جیسے اُخ تو یہ مفسد نماز ہے جب کہ نہ عذر ہو، نہ صحیح غرض ہو۔ اگر عذر سے ہو جیسے طبیعت نے مجبور کیا یا صحیح غرض کے لیے جیسے قرأت میں آواز صاف کرنے کے لیے یا امام کو غلطی پر اطلاع دینے کے لیے یا دوسرے کو اپنی نماز میں ہونے کی اطلاع دینے کے لیے ہو تو اس سے نماز نہیں ٹوٹتی[1]

15. مقتدی نے اپنے امام کے سوا کسی اور کو لقمہ دیا تو نماز جاتی رہی[2]

16. امام نے اپنے مقتدی کے سوا کسی اور کا لقمہ لیا تو نماز فاسد ہو گئی[3]

17. اہ، اوہ، اف یہ الفاظ درد یا مصیبت کی وجہ سے نکلے یا آواز سے رویا اور حروف پیدا ہوئے ان سب صورتوں میں نماز ٹوٹ گئی اور اگر رونے میں صرف آنسو نکلے آواز اور حروف نہیں تو حرج نہیں ہیں[1]

---

[1] کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ (الدر المختار و رد المحتار)

[2] ویفسدها فتحه أی المصلی علی غیر إمامه (مراقی الفلاح مع الطحطاوی)

[3] وتفسد بأخذ الإمام ممن لیس معه۔ (طحطاوی)

18. مریض کی زبان سے بے اختیار آہ، اوہ نکلی تو نماز فاسد نہ ہوئی یوں ہی چھینک کھانسی جمائی ڈکار میں جتنے حروف مجبوراً بے اختیار نکلتے ہیں وہ معاف ہیں [2]

19. پھونکنے میں اگر آواز پیدا نہ ہو تو وہ مثل سانس کے ہے کہ مفسد نہیں مگر قصداً کرنا مکروہ ہے اور اگر پھونکنے میں دو حرف پیدا ہوں اُف تُف تو مفسد نماز ہے [3]

20. نماز میں قرآن سے یا محراب وغیرہ سے دیکھ کر پڑھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے ہاں اگر پڑھتا ہے یاد سے اور نظر پڑتی ہے لکھے ہوئے پر حرج نہیں [4]

21. عمل کثیر ایسا ہو کہ نہ اعمال نماز سے ہو نہ نماز کی اصلاح کے لئے کیا گیا ہو مفسد نماز ہے عمل قلیل مفسد نہیں [5]

22. دوران نماز کرتا یا پاجامہ پہنا یا تہبند باندھا تو نماز جاتی رہی کیونکہ یہ عمل کثیر ہے [6]

---

[1] رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی، وفی صدرہ أزیز کأزیز الرحی من البکاء۔ (سنن أبی داؤد)

[2] کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا (رد المحتار)

[3] النفخ فی الصلاۃ کلام یقطع الصلاۃ (مصنف ابن ابی شیبہ)

[4] وإن قرأ المصلی القرآن من المصحف أو من المحراب تفسد صلاتہ عند أبی حنیفۃ۔ (حلبی کبیر)

[5] واتفقوا علی أن الکثیر مفسد والقلیل لا، لإمکان التحرز عن الکثیر دون القلیل۔ (البحر الرائق)

[6] کتاب الصلاۃ، مفسدات الصلاۃ (غنیۃ المتملی)

23. نماز کے اندر کھاناپینا مطلقاً نماز کو فاسد کر دیتا ہے جان کر ہو یا بھول کر تھوڑا ہو یا زیادہ ہو یہاں تک کہ اگر تل بغیر چبائے نگل لیا یا کوئی بوند منہ میں گری اور نگلی نماز جاتی رہی[1]

24. موت، جنون، بے ہوشی سے نماز جاتی رہتی ہے اگر وقت میں آرام ہو جائے تو ادا پڑھے اور اگر وقت کے بعد آرام ہو تو قضا پڑھے اگر جنون و بے ہوشی ایک دن رات سے زیادہ ہو تو معاف ہے اس کی قضا بھی نہیں[2]

25. جان بوجھ کر غیر نماز والا عمل کیا یا کوئی ایسا سبب جو غسل کا باعث ہو پایا گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی

26. کسی رکن کو جان بوجھ کر چھوڑ دینا نماز فاسد کر دیتا ہے[3]

27. بغیر عذر کے کسی شرط کو چھوڑ دیا جیسے ستر کھول دیا یا قبلہ سے مکمل رخ بدل گیا تو نماز ٹوٹ جائے گی[4]

---

[1] لا یاکل ولا یشرب وھو یصلی، فإن فعل أعاد۔ (المصنف لعبد الرزاق)

[2] کتاب الصلاۃ، مطلب فیما یصیر الکافر بہ مسلما من الأفعال (رد المحتار)

[3] کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا (الدر المختار)

[4] إذا انکشف ما بین سرتہ وعانتہ إن انکشف ربعہ فسدت صلاتہ۔ (الفتاوی التاتارخانیۃ)

28. اور اگر تین تسبیح کے بقدر سجدہ میں پیر اٹھائے رکھے یا پورے سجدہ میں پاؤں اٹھے رہیں، تو نماز فاسد ہو جائے گی[1]

29. قعدہ اخیرہ کے بعد سجدہ نماز یا سجدہ تلاوت یاد آیا اور اس کو ادا کیا اور ادا کرنے کے بعد پھر قعدہ نہ کیا تو نماز فاسد ہو جاتی ہے[2]

30. کسی بھی رکن کو نیند کی حالت میں ادا کیا اور اسے دہرایا نہیں تو نماز نہ ہوئی[3]

31. سانپ یا بچھو کو مارنے سے نماز نہیں ٹوٹتی اگر تین قدم چلنا پڑے یا تین ضرب میں کام ہو جائے اور اگر مارنے میں تین قدم سے زیادہ چلنا پڑے یا تین ضرب زیادہ ضربیں لگانا پڑیں تو نماز فاسد ہو گئی[4]

32. ایک رکن میں تین بار کھجلی سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اگر ایک مرتبہ ہاتھ رکھ کر کئی مرتبہ خارش کی تو یہ ایک ہی شمار ہو گا اور اس سے نماز نہ ٹوٹے گی مگر ایک رکن کی مقدار دیر نہ ہو ورنہ عمل کثیر ہو جائے گا[5]

---

[1] یفترض وضع أصابع القدم ولو واحدة نحو القبلة وإلا لم تجز۔ (الدر المختار)

[2] کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها (الدر المختار)

[3] کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیها (الدر المختار)

[4] کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ (الفتاویٰ الهندیة)

[5] کتاب الصلاۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ (الفتاویٰ الهندیة)

33. تکبیرات انتقال میں اللہ کے الف کو یا اکبر کے الف کو لمبا کیا اور اکبر کی بے کے بعد الف زائد کر دیا کہ آکبار ہو گیا تو ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہو جاتی ہے[1]

34. اگر امام یا مقتدی نے عام کلام کی طرح کوئی دعا مانگی تو نماز فاسد ہو جائے گی[2]

35. اگر دوران نماز سینہ قبلہ سے پھر گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی[3]

36. ہر وہ چیز جو نماز کے دوران منہ میں ڈالی جائے اگرچہ وہ تھوڑی ہی کیوں نہ ہو نماز فاسد ہو جائے گی[4]

37. اگر موزے کی مدت پوری ہو جائے تو چاہے نماز میں ہی کیوں نہ ہو تو نماز فاسد ہو گئی[5]

38. اگر دوران نماز موزہ اتر جائے نماز فاسد ہو جاتی ہے[1]

---

[1] وإن قال: ''الله آكبار'' بإدخال ألف بين الباء والراء، لا يصير شارعاً، وإن قال ذلك في خلال الصلاة تفسد صلاته (الجوهرة النيرة)

[2] كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل (الدر المختار)

[3] إذا فسا أحدكم في الصلاة فلينصرف فليتوضأ وليعد صلاته۔ (سنن أبي داود) المصلي إذا حوّل وجهه عن القبلة إن حوّل صدره فسدت صلاته۔ (الفتاوىٰ التاتارخانية)

[4] وأكل شيء من خارج فمه ولو قل (نور الايضاح)

[5] وتمام مدة ماسح الخف (نور الايضاح)

39. نماز کے دوران اگر کوئی جاہل آیت سیکھ لے تو نماز فاسد ہو جائے گی[2]

40. اگر ننگا دوران نماز کپڑے پہن لے تو نماز فاسد ہو جائے گی[3]

41. اگر دوران نماز اشاروں سے نماز ادا کرنے والا رکوع و سجود پر قادر ہو جائے تو نماز اس کی فاسد ہو جائے گی[4]

42. اگر صاحب ترتیب کو کوئی قضا نماز دوران نماز یاد آجائے تو اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے[5]

43. فجر کی نماز ادا کرتے ہوئے سورج نکل آیا تو نماز نہ ہو گی[6]

44. عیدین کی نماز ادا کرتے زوال کا وقت شروع ہو گیا تو نماز فاسد ہو گئی[7]

45. جمعہ کی نماز کے دوران وقت عصر داخل ہو گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی[1]

---

[1] کتاب الصلاۃ، الباب السادس فی الحدث فی الصلاۃ (الفتاوی الهندیة)

[2] وتعلم الأمی آیة (نور الایضاح)

[3] ووجدان العاری ساترا (نور الایضاح)

[4] کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المریض (رد المحتار)

[5] وتذکر فائتة لذی ترتیب (نور الایضاح)

[6] الشمس وهو فی صلاۃ الفجر (منیة المصلی کتاب الصلاۃ فصل فی سجود السهو)

[7] وزوالها فی العیدین (نور الایضاح)

46. اگر دوران نماز زخم ٹھیک ہو جائیں اور پٹی کھل کر نیچے گر جائے تو بھی نماز فاسد ہو جائے گی مگر زخم ٹھیک نہ ہوا ہو تو نماز برقرار رہے گی اگر پٹی نیچے گر بھی جائے[2]

47. دوران نماز معذور کا عذر ختم ہو جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے[3]

48. جان بوجھ کر وضو توڑنے یا یا ٹوٹ جائے نماز ختم ہو گئی[4]

49. ستر عورت کھل جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے[5]

50. قہقہہ لگانے سے بھی نماز ٹوٹ جاتی ہے[6]

---

[1] دخل وقت العصر وهو في صلاة الجمعة (منية المصلى كتاب الصلاة فصل في سجود السهو)

[2] ماسحا على الجبيرة فسقطت عن برء (منية المصلى كتاب الصلاة فصل في سجود السهو)

[3] كان صاحب عذر فانقطع عذره (منية المصلى كتاب الصلاة فصل في سجود السهو)

[4] إذا فسا أحدكم في الصلاة فلينصرف فليتوضأ وليعد صلاته۔ (سنن أبي داؤد)

[5] إذا انكشف ما بين سرته وعانته إن انكشف ربعه فسدت صلاته۔ (الفتاوىٰ التاتارخانية)

[6] من كان قهقه منكم فليعد الوضوء والصلاة (اخرجه الإمام محمد في كتاب الآثار)

سجدہ سہو کے مسائل

کسی واجب کے رہ جانے سے جو نقصان ہوتا ہے سجدہ سہو اس کی تلافی کرتا ہے سجدہ سہو بھول کر واجب رہ جانے کی تلافی کرتا ہے جان بوجھ کر واجب چھوڑنے سے نماز کا اعادہ واجب ہوتا ہے

سجدہ سہو کے مسائل مندرجہ ذیل ہیں

1. واجبات نماز میں جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی تلافی کے لئے سجدہ سہو واجب ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ التحیات کے بعد داہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے [1]
2. اگر بغیر سلام پھیرے سجدے کر لیے تو یہ کافی ہیں مگر ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے [2]

---

[1] ولایجب السجود إلا بترك واجب او تاخيره (الفتاویٰ الهندية)

[2] ولو سجد قبل السلام جاز وكره تنزيها (در المختار كتاب الصلاة باب سجود السهو)

3. قصداًواجب ترک کیا سجدہ سہو سے وہ نقصان پورا نہ ہو گا بلکہ اعادہ واجب ہے

اسی طرح اگر سہواًواجب ترک ہوااور سجدہ سہو نہ کیاجب بھی اعادہ واجب ہے[1]

4. الحمد کے بعد سورت پڑھی اس کے بعد پھر الحمد پڑھی تو سجدہ سہو واجب نہیں

اسی طرح فرض کی پچھلی رکعتوں میں فاتحہ کی تکرار سے مطلقاًسجدہ سہو واجب

نہیں اور اگر پہلی رکعتوں میں الحمد کا زیادہ حصہ پڑھ لیا تھا پھر اعادہ کیا تو سجدہ سہو

واجب ہے[2]

5. سورہ فاتحہ پڑھنا بھول گیا اور سورت شروع کر دی اور ایک آیت کی مقدار پڑھ

لی اب یاد آیا تو الحمد پڑھ کر سورت پڑھے اور سجدہ سہو واجب ہے[3] اسی طرح اگر

---

[1] لا یجب السجود فی العمد وإنما تجب الإعادۃ جبرا لنقصانہ (الفتاویٰ الھندیۃ)

[2] ولو کررھا فی الأولیین یجب علیہ سجود السھو بخلاف ما لو أعادھا بعد السورۃ أو کررھا فی الأخریین، (الفتاویٰ الھندیۃ)

[3] ولو قرأ الفاتحۃ وحدھا وترک السورۃ یجب علیہ سجود السھو (الفتاویٰ الھندیۃ)

سورت کے پڑھنے کے بعد یا رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد یاد آیا تو پھر الحمد پڑھ کر سورت پڑھے اور رکوع کا اعادہ کرے اور سجدہ سہو بھی کرے[1]

6. اگر سجود و قعدہ میں قرآن پڑھا تو سجدہ سہو واجب ہے[2]

7. آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کرنا بھول گیا تو سجدہ تلاوت ادا کرے اور سجدہ سہو کرے[3]

8. جو فعل نماز میں مکرر ہیں ان میں ترتیب واجب ہے لہذا خلاف ترتیب فعل واقع ہو تو سجدہ سہو کرے مثلاً قرأت سے پہلے رکوع کر دیا اور رکوع کے بعد قرأت نہ کی تو نماز فاسد ہو گی کہ فرض ترک ہو گیا اور اگر رکوع کے بعد کی قرأت تو کی مگر پھر رکوع نہ کیا تو بھی فاسد ہو گئی کہ قرأت کی وجہ سے رکوع جاتا رہا اور اگر بقدر فرض قرأت کر کے رکوع کیا مگر واجب قرأت ادا نہ ہو مثلاً الحمد نہ پڑھی یا سورت نہ ملائی تو حکم یہی ہے کہ واپس لوٹے اور الحمد و سورت پڑھ کر رکوع

---

[1] ولو قرأ الفاتحة وآيتين فخر راكعا ساهيا ثم تذكر عاد وأتم ثلاث آيات وعليه سجود السهو (الفتاوىٰ الهندية)

[2] ولو قرأ في ركوعه أو سجوده أو تشهده يلزمه (الفتاوىٰ الهندية)

[3] ذا تلا آية السجدة ونسي أن يسجد لها ثم ذكرها وسجدها وجب عليه سجود السهو (الفتاوىٰ الهندية)

کرے اور سجدہ سہو کرے اور اگر دوبارہ رکوع نہ کیا تو نماز جاتی رہی کہ پہلا رکوع جاتا رہا تھا[1]

9. کسی رکعت کا کوئی سجدہ رہ گیا آخر میں یاد آیا تو سجدہ کرلے پھر التحیات پڑھ کر سجدہ سہو کرے اور سجدہ کے پہلے جو افعال نماز ادا کیے باطل نہ ہوں گے ہاں اگر قعدہ کے بعد والا سجدہ کیا تو صرف وہ قعدہ جاتا رہا[2]

10. تعدیل ارکان رکوع و سجود اور اور جلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا بھول گیا سجدہ سہو واجب ہے[3]

11. فرض میں قعدہ اولی بھول گیا تو جب تک سیدھا کھڑا نہ ہو لوٹ آئے اور سجدہ سہو نہیں اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو نہ لوٹے اور آخر میں سجدہ سہو کریں اور اگر سیدھا کھڑا ہو کر لوٹا تو سجدہ سہو کرے اور صحیح مذہب میں نماز ہو جائے گی مگر گنہگار ہو الھذا حکم ہے کہ اگر لوٹے تو فورا کھڑا ہو جائے[4]

---

[1] کتاب الصلاۃ باب سجود السھو (الدر المختار)

[2] کتاب الصلاۃ الباب الثانی عشر فصل فی سجود السھو (الفتاوی الھندیة)

[3] تعدیل الأرکان وھو الطمأنینة فی الرکوع والسجود واجب ولزوم السجود بترکه ساھیا، (الفتاوی الھندیة)

[4] القعدۃ الأولی حتی لو ترکھا یجب علیه السھو، (الفتاوی الھندیة)

12. اگر بقدر تشہد قعدہ اخیرہ کر چکا ہے اور کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے[1]

13. نفل کا ہر قعدہ قعدہ اخیرہ ہے یعنی فرض ہے اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کر لے لوٹ آئے اور سجدہ سہو کرے اور واجب نماز مثلاً وتر فرض کے حکم میں ہے لہذا وتر کا قعدہ اولیٰ بھول جائے تو وہی حکم ہے جو فرض کے قعدہ اولیٰ بھول جانے کا ہے[2]

14. چوتھی رکعت پر قعدہ کر کے کھڑا ہو گیا اور کسی فرض پڑھنے والے نے اس کی اقتدا کی تو اقتداء صحیح نہیں اگرچہ واپس لوٹ آئے اور قعدہ نہیں کیا تھا تو جب تک پانچویں کا سجدہ نہ کرے اقتدا کر سکتا ہے کہ ابھی تک فرض ہی ہے[3]

15. دو رکعت کی نیت کی تھی اور ان میں سہو کے بعد اقامت کی نیت کی تو چار پڑھنا فرض ہے اور آخر میں سجدہ سہو کا اعادہ کریں گے[1]

---

[1] کتاب الصلاۃ باب سجود السھو (ردالمحتار)

[2] أما النفل فیعود مالم یقید بالسجدۃ (الدر المختار)

[3] کتاب الصلاۃ باب سجود السھو (ردالمحتار)

16. اگر مسافر نے سجدہ سہو کے بعد اقامت کی نیت کی تو چار پڑھنا فرض ہے اور آخر میں سجدہ سہو کا اعادہ بھی کرے گا[2]

17. قعدہ اولی میں تشہد کے بعد اگر اللھم صلی علی محمد اتنا سا بھی پڑھ لیا تو سجدہ سہو واجب ہے اور یہ سجدہ سہو تاخیر کی وجہ سے اگر درود نہ بھی پڑھیں محض خاموش رہے تو پھر بھی سجدہ سہو واجب ہے[3]

18. اگر نمازی کا کسی بھی قعدہ میں تشہد میں سے کچھ رہ جائے اگرچہ نماز نفل ہو واجب ہو یا فرض سجدہ سہو واجب ہو جائے گا[4]

19. پہلی دو رکعتوں کے قیام میں الحمد کے بعد تشہد پڑھا سجدہ سہو واجب ہے اور الحمد سے پہلے پڑھا تو واجب نہیں[5]

---

[1] کتاب الصلاۃ باب سجود السھو (الدر المختار)

[2] کتاب الصلاۃ باب سجود السھو (الدر المختار)

[3] وتأخیر قیام إلی الثالثۃ بزیادۃ علی التشھد بقدر رکن (الدر المختار کتاب الصلاۃ باب سجود السھو)

[4] التشھد فإذا ترکه فی القعدۃ الأولی أو الأخیرۃ وجب علیه سجود السھو وکذا إذا ترک بعضه۔ (الفتاوی الھندیۃ)

[5] کل صلاۃ أدیت مع کراھۃ التحریم تجب إعادتھا۔ (در المختار)

20. پچھلی رکعتوں کے قیام میں تشہد پڑھ لے تو سجدہ سہو نہیں ہو گا اور اگر قعدہ اولیٰ میں چند بار تشہد پڑھا تو سجدہ سہو واجب ہو جائے گا[1]

21. تشہد پڑھنا بھول گیا اور سلام پھیر دیا پھر یاد آیا تو لوٹ آئے تشہد پڑھے اور سجدہ سہو کرے اگر تشہد کی جگہ الحمد پڑھی تو سجدہ سہو واجب ہو جائے گا[2]

22. رکوع کی جگہ سجدہ کیا یا سجدہ کی جگہ رکوع کیا یا کسی ایسے رکن کو دوبارہ کیا جو نماز میں صرف ایک مرتبہ ہی ادا کیا جاتا ہے یا کسی رکن کو مقدم یا موخر کیا تو ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہے[3]

23. دعائے قنوت سے پہلے متصل جو تکبیر ہے اگر کہنا بھول گیا تو سجدہ سہو کرے[4]

---

[1] ولو كرر التشهد في القعدة الأولى فعليه السهو، ولو كرره في القعدة الثانية فلا سهو عليه، (الفتاوىٰ الهندية)

[2] وإذا نسي قراءة التشهد حتى سلم ثم تذكر عاد وتشهد وعليه السهو، (الفتاوىٰ الهندية)

[3] إذا سجد في موضع الركوع أو ركع في موضع السجود أو كرر ركنا أو قدم الركن أو أخر يجب سجود السهو، (الفتاوىٰ الهندية)

[4] ولو ترك التكبيرة التي بعد القراءة قبل القنوت سجد للسهو (الفتاوىٰ الهندية)

24. منفرد نے سری نماز میں جہر سے پڑھا تو سجدہ سہو واجب ہے اور جہری میں آہستہ پڑھا تو واجب نہیں[1]

25. ثنا اور دعا اور تشہد بلند آواز سے پڑھا تو خلاف سنت ہے مگر سجدہ سہو واجب نہیں[2]

26. قرأت وغیرہ یعنی نماز میں کسی بھی موقع پر سوچنے لگا کہ بقدر ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کے وقفہ ہوا سجدہ سہو واجب ہے[3]

27. جس پر سجدہ سہو واجب ہوا اگر اسے سہو ہونا یاد نہ تھا اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہ ہوا بشر طیکہ سجدہ سہو کر لے جب تک کلام یا حدث عمد یا مسجد سے خروج یا اور کوئی فعل منافی نماز نہ کیا ہو اسے حکم ہے کہ سجدہ کر لے اور سلام کے بعد سجدہ سہو نہ کیا تو سلام پھیرنے کے وقت سے نماز سے باہر ہو گیا لہذا سلام پھیرنے کے بعد اگر کسی نے اقتدا کی اور امام نے سجدہ سہو کر لیا تو اقتداء صحیح ہے اور سجدہ نہ کیا تو صحیح نہیں اور اگر یاد تھا کہ سہو ہوا ہے اور بہ نیت

---

[1] والجهر فيما يخافت لكل مصل وعكسه للإمام (رد المحتار)

[2] وإن جهر بالتعوذ أو بالتسمية أو بالتأمين لا سهو عليه (الفتاوىٰ الهندية)

[3] الشك فتفكر (قدر أداء ركن ولم يشتغل حالة الشك بقراءة ولا تسبيح وجب عليه سجود السهو (رد المحتار)

قطع سلام پھیر دیا تو سلام پھیرتے ہی نماز سے باہر ہو جائے گا اور اب سجدہ سہو نہیں کر سکتا بلکہ نماز لوٹائے گا اور اگر اس نے غلطی سے سجدہ کیا اور اس میں کوئی شریک ہو تو اقتداء صحیح نہیں[1]

28. سجدہ نماز یا سجدہ تلاوت میں سے کوئی بھی باقی تھا یا سجدہ سہو کرنا تھا اور بھول کر سلام پھیرا تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا ادا کر لے اور میدان میں ہو تو جب تک صفوں سے متجاوز نہ ہو یا آگے کو سجدہ کی جگہ سے نہ گزرا ہو تو ادا کر لے[2]

29. ظہر کی نماز پڑھتے ہوئے یہ خیال آیا کہ چار رکعتیں پوری ہو گئی ہیں تو رکعت پر سلام پھیر دیا تو فورا یاد آیا کہ دو ہوئی ہے اب باقی دو بھی پوری کر لے اور آخر میں سجدہ سہو کر لے اور اگر یہ گمان کیا مجھ پہ ہیں ہی دو رکعتیں حالانکہ اس پر چار رکعت فرض تھی تو اس صورت میں نماز نہیں ہو گی[3]

---

[1] ولو نسی السهو أو سجدة صلبية أو تلاوية يلزمه ذلك ما دام فی المسجد (الدر المختار و رد المحتار)

[2] لا يقطع بالتحول ما لم يتكلم أو يخرج من المسجد (رد المحتار)

[3] الظهر ركعتين توهما) إتمامها أربعا (وسجد للسهو أو سلم ذاكرا أن عليه ركنا حيث تبطل لأنه سلام عمد (الدر المختار)

30. جس کو شمار رکعات میں شک ہو جائے مثلاً تین ہوئی ہیں یا چار اور اگر یہ شک بلوغت کے بعد پہلی مرتبہ ہوا ہے تو غالب رائے پر عمل کریں ورنہ بہر صورت نماز ختم کر کے نئے سرے سے ادا کرے اور اگر بلوغت کے بعد اکثر شک ہوتا رہتا ہے تو تردد کی صورت میں کم کو اختیار کریں یا پھر تیسری اور چوتھی دونوں کے بعد قعدہ بیٹھے اور کہ تیسری رکعت کا چوتھی ہونا محتمل ہو سکتا ہے اور چوتھی کے قعدہ بقدر تشہد کے بعد سجدہ سہو کرے گا مذکورہ صورتوں میں اگر متردد اپنی رائے کسی ایک جہت پر قائم نہ کر سکتا یہاں تک کہ تین تسبیحات کی مقدار تاخیر ہو گئی تو تاخیر کی وجہ سے سجدہ سہو واجب ہو جائے گا[1]

31. اگر نماز پوری کرنے کے بعد شک ہوا کہ کوئی فرض ادا نہیں ہوا تو اس کا کوئی اعتبار نہیں اور اگر فرض کے چھوٹنے کا پختہ یقین ہو جائے تو پھر سے نماز پڑھنا فرض ہے[2]

32. ظہر پڑھنے کے بعد ایک عادل شخص نے خبر دی کہ تین رکعتیں پڑھیں تو اعادہ کرے (نماز کو لوٹائے) اگرچہ اس کے خیال میں یہ خبر غلط ثابت ہو اور اگر کہنے

---

[1] من شك في صلاته فليتحر الصواب (الهدايه)

[2] إذا شك أحد كم فليتحر الصواب فليتم عليه (فتح القدير)

والا عادل نہ ہو تو کوئی اعتبار نہیں ہو گا اور اگر نمازی کو شک ہوا اور دو عادل نے خبر دی تو ان کی خبر پر عمل کرنا ضروری ہے[1]

33. اگر فرض کی آخری دو رکعتوں میں جان کر خاموش رہا تو اس نے برا کیا اور اگر بھول کر خاموش رہا تو سجدہ سہو واجب ہو گیا[2]

34. اگر رکوع کے بعد دعائے قنوت یاد آئی تو دعائے قنوت نہیں لوٹائے گا اور اگر رکوع میں یاد آگئی تو اس میں دو روایتیں ہیں

35. نمبر 1 یہ کہ واپس لوٹ جائے اور قنوت پڑھے

36. نمبر 2 امام الناطفی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ لوٹنا اور نہ لوٹنا دونوں برابر ہیں کیونکہ بہر دو صورت سجدہ سہو کرے گا[3]

37. اگر قعدہ اخیرہ کے بعد بھول کر پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو واپس لوٹ آئے اگر اس نے پانچویں رکعت کا سجدہ ادا نہیں کیا تھا اور سجدہ سہو کرے اور اگر آخری قعدہ میں مقدار تشہد نہیں بیٹھا اور پانچویں رکعت کا قیام کر لیا تو واپس

---

[1] أخبره عدل بأنه ما صلى أربعا وشك في صدقه وكذبه أعاد احتياطا (الدر المختار)

[2] كتاب الصلاة فصل في سجود السهو (منية المصلى)

[3] وإن تذكر القنوت بعد الركوع لم يعد (منية المصلى كتاب الصلاة فصل في سجود السهو)

نہ لوٹے گا اس صورت میں اس کے فرض نفل ہو جائیں گے اور ساتھ چھٹی رکعت ملائے اور سجدہ سہو کرے اور اگر چوتھی رکعت کا قعدہ ادا کیا تھا تو پانچویں رکعت کے سجدے کے بعد پہلی چار رکعت فرض ہو جائیں گی اور آخری دو نفل[1]

38. وتر میں اگر دعاء قنوت پڑھے بغیر رکوع میں چلے جائیں تو اب دعاء قنوت پڑھنے کی ضرورت نہیں بلکہ آخر میں سجدہ سہو کر لینا کافی ہے، اگر سجدۂ سہو نہ کیا تو وتر کو دہرانا واجب ہے[2]

---

[1] وإن سها على القعدة الأخيرة وقام إلى الخامسة يعود إلى القعدة ما لم يسجد ويتشهد ويسلم لتأخير القعدة وإن قيد الخامسة بالسجدة تحولت صلاته نفلا (منية المصلى كتاب الصلاة فصل فى سجود السهو

[2] ومنها القنوت فإذا تركه يجب عليه السهو وتركه يتحقق برفع رأسه من الركوع- (الفتاوىٰ الهندية)

رکعاتِ نماز

فرائض کی رکعات

جمعہ کے علاوہ ہر دن کی پانچ نمازوں کے فرائض کی تعداد کل 17 ہے جو احادیثِ صحیحہ اور اُمت کے عملی تواتر سے ثابت ہیں۔

تعداد رکعات فرائض

فجر دو رکعت، ظہر چار رکعت، عصر چار رکعت، مغرب تین رکعات، عشاء چار رکعت فرائض کی یہ رکعتوں کی تعداد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے اب تک امت کے تواتر عملی سے ثابت ہے اس کے علاوہ کتب احادیث میں ذکر موجود ہے ایک حدیث سنن بیہقی کی جس میں تمام نمازوں کی تعداد رکعات کا ذکر ہے۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ : أَتَى جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : قُمْ فَصَلِّ.وَ ذَلِكَ دُلُوكَ الشَّمْسِ حِينَ مَالَتِ الشَّمْسُ ، فَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ أَرْبَعًا ، ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ فَقَالَ : قُمْ فَصَلِّ. فَصَلَّى الْعَصْرَ أَرْبَعًا ، ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ : قُمْ

فَصَلِّ. فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ، ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ فَقَالَ : قُمْ فَصَلِّ

فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ أَرْبَعًا ، ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ بَرَقَ الْفَجْرُ فَقَالَ : قُمْ فَصَلِّ.

فَصَلَّى الصُّبْحَ رَكْعَتَيْنِ[1]

ترجمہ: حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام رسول کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ کھڑے ہوں اور نماز ادا کریں یہ سورج کے ڈھلنے کا وقت تھا جب کہ سورج ڈھل گیا تھا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور ظہر کی چار رکعت ادا کیں پھر ان کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے جب کہ سایہ ایک مثل کے برابر ہو گیا تھا تو انہوں نے کہا کہ کھڑے ہو اور نماز ادا کریں آپ ﷺ نے عصر کی چار رکعت ادا کیں پھر جبریل علیہ السلام اس وقت آئے جب سورج غروب ہو گیا تھا تو انہوں نے کہا کہ کھڑے ہوں اور نماز ادا کریں تو آپ ﷺ نے مغرب کی تین رکعت ادا کیں پھر جبریل علیہ السلام اس وقت

[1] السنن الکبری للبیھقی ، باب عدد رکعات الصلوات الخمس۔ و المعجم الکبیر للطبرانی

آئے جب شفق غائب ہو گیا تھا اور کہا کہ نماز ادا کریں تو آپ نے عشاء کی چار رکعت ادا کیں پھر جبریل علیہ السلام اس وقت ہے جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ نماز ادا کریں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی دو رکعت ادا کیں۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَا تَنْقُصُ فِي الْحَضَرِ وَلَا فِي السَّفَرِ هِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ[1]

ترجمہ: حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر اور حضر میں نمازیں پڑھیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضر میں چار رکعت اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھتے اور سفر میں ظہر کی دو اور اس کے بعد

---

[1] سنن الترمذی، أبواب السفر، باب ما جاء في التطوع في السفر

بھی دو رکعتیں پڑھتے تھے پھر عصر کی دو رکعتیں پڑھتے اور ان کے بعد کچھ نہ پڑھتے جبکہ مغرب کی نماز سفر و حضر میں تین رکعت ہی ہے اس میں کوئی کمی نہیں اور یہ دن کے وتر ہیں اس کے بعد آپ ﷺ دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

سنتِ مؤکدہ

اسی طرح نمازوں کے فرائض سے پہلے یا بعد کی سنتیں جو آپ ﷺ کی عادت اور معمول تھا یا پھر آپ ﷺ سے ان کی تاکید و ترغیب بھی منقول ہے، ان کی تعداد کم از کم 12 ہے۔ ان 12 سنتوں کے بارے میں سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ[1]

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جو شخص دن اور رات میں 12 رکعت پڑھ لے، اُن کی وجہ سے اس کے لئے جنت میں ایک محل بنا دیا جاتا ہے۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل السنن الراتبۃ قبل الفرائض وبعدھن، وبیان عددھن

آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الجَنَّةِ: أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ المَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ العِشَاءِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ[1]

جس نے رات اور دن میں 12 رکعت (سنتیں) ادا کیں، جنت میں اس کے لئے گھر بنا دیا جاتا ہے: چار رکعت قبل از ظہر، دو بعد میں، دو رکعت مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد اور دو صبح کی نماز سے پہلے۔

نمازِ فجر تعداد رکعات: 4 (2 سنت + 2 فرض)

فرائض:

سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ فجر کی نماز پڑھاتے:

وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ - أَوْ إِحْدَاهُمَا - مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى المِائَةِ[2]

آپ ﷺ دو رکعتوں یا کسی ایک میں 60 سے 100 تک آیات تلاوت فرماتے تھے۔

[1] سنن ترمذی، أبواب الصلاۃ، باب ما جاء فیمن صلی فی یوم ولیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ من السنۃ

[2] صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب القراءۃ فی الفجر

سنتیں

اُمّ المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ إِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الْأَذَانِ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، وَبَدَا الصُّبْحُ، رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ[1]

موذن اذان کہہ لیتا اور صبح صادق شروع ہو جاتی تو آپ ﷺ جماعت کھڑی ہونے سے پہلے مختصر سی دو رکعتیں پڑھتے۔

آپ ﷺ سے فجر کے فرائض سے پہلے دو رکعت نماز پر مداومت یعنی ہمیشگی ثابت ہے جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مُعَاهَدَةً مِنْهُ عَلَى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الصُّبْحِ[2]

بیشک نبی ﷺ سنتوں میں سے سب سے زیادہ اہتمام صبح کی سنتوں کا کرتے تھے۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر

[2] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدَعُوهُمَا وَإِنْ طَرَدَتْكُمُ الْخَيْلُ[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فجر کی سنتوں کو نہ چھوڑو خواہ تمہیں گھوڑے ہی کیوں نہ روند ڈالیں۔

ظہر: تعدادِ رکعات: 10 (4 سنت + 4 فرض + 2 سنت + 2 نفل)

فرائض:

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الكِتَابِ، وَسُورَتَيْنِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الكِتَابِ ...الخ[2]

بے شک نبی ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور ایک ایک سورت پڑھتے اور آخری دو رکعتوں میں سورہ فاتحہ پڑھتے ...الخ

[1] سنن ابی داؤد، باب تفريع أبواب التطوع وركعات السنة

[2] صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب: يقرأ في الأخريين بفاتحة الكتاب

سنتیں

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ[1]

آپ ﷺ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت سنتیں ادا کرتے اور لوگوں کو نماز پڑھانے کے بعد گھر واپس آکر دو رکعت پڑھتے تھے۔

سیدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ حَافَظَ عَلَى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا، حَرُمَ عَلَى النَّارِ[2]

جو شخص ظہر سے قبل اور بعد چار چار رکعت کا اہتمام کرے، وہ آگ پر حرام ہو جائے گا۔

---

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب جواز النافلة قائما وقاعدا

[2] سنن ابوداؤد، باب تفریع أبواب التطوع ورکعات السنة، باب الأربع قبل الظهر وبعدها

مذکورہ بالا روایات سے ظہر کے فرائض سے پہلے 4 سنت مؤکدہ کے بارے اور 2 رکعت سنت مؤکدہ بعداز فرائض معلوم ہوئیں بقیہ دو نفل ہیں۔

عصر: تعدادِ رکعات: 8(4سنت غیر مؤکدہ+4فرض)

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں:

كُنَّا نَحْزِرُ قِيَامَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ الم تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ قِيَامِهِ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ[1]

ہم ظہر اور عصر میں رسول اللہ ﷺ کے قیام کے اندازہ کرتے پس ہم نے ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں آپ ﷺ کے قیام کا اندازہ یہ کیا کہ جیسے الم

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب القراءۃ فی الظہر والعصر

تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ پڑھی جائے اور ﷺ کی آخری دو رکعتوں میں قیام کا اندازہ اس سے نصف کا اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں اس سے نصف۔

سنتیں:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ[1]

رسول اللہ ﷺ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے درمیان مقرب فرشتوں اور مسلمانوں و مومنوں میں سے ان کے متبعین پر سلام بھیج کر فصل کر دیتے تھے۔

یاد رہے کہ عصر کی سنتوں کو دو دو رکعت کر کے پڑھنے کی وجہ سے احناف ان سنتوں کو غیر موکدہ شمار کرتے ہیں۔

---

[1] سنن الترمذی، أبواب الصلاۃ، باب ما جاء فی الأربع قبل العصر

مغرب: تعدادِ رکعات: 7 (3 فرض + 2 سنت + 2 نفل)

فرائض:

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ــــــ وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَائً ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَا تَنْقُصُ فِي الْحَضَرِ وَلَا فِي السَّفَرِ هِيَ وِتْرُ النَّهَارِ[1]

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مغرب کی نماز سفر و حضر میں تین رکعت ہی ہے اس میں کوئی کمی نہیں اور یہ دن کے وتر ہیں۔

سنتیں

سیدہ عائشہؓ نبی ﷺ کی فرض نمازوں سے پہلے اور بعد کی سنتوں کا بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ[2]

[1] سنن الترمذی، أبواب السفر، باب ما جاء فی التطوع فی السفر

[2] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب جواز النافلة قائما وقاعدا

آپ ﷺ لوگوں کو مغرب کی نماز پڑھاتے پھر میرے گھر میں داخل ہوتے اور دو رکعت نماز سنت ادا کرتے۔

عشاء: تعداد رکعات

17 (4 فرض + 4 سنت غیر مؤکدہ فرائض سے پہلے 2 سنت مؤکدہ بعد از فرائض + 2 نفل بعد از فرائض + 3 وِتر + 2 نفل بعد از فرائض)

فرائض:

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے اہل کوفہ کی شکایت کے بارے میں پوچھا کہ آپ نماز اچھی طرح نہیں پڑھاتے تو آپ نے جواب دیا:

أَمَّا أَنَا وَاللهِ فَإِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلاَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَخْرِمُ عَنْهَا، أُصَلِّي صَلاَةَ العِشَاءِ، فَأَرْكُدُ فِي الأُولَيَيْنِ وَأُخِفُّ فِي الأُخْرَيَيْنِ، قَالَ: ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ[1]

[1] صحیح بخاری، کتاب الأذان، باب وجوب القراءۃ للإمام والمأموم فی الصلوات کلھا

اللہ کی قسم! میں اُنہیں نبی ﷺ کی نماز کی طرح ہی نماز پڑھاتا تھا اور اس سے بالکل کوتاہی نہ کرتا تھا۔ میں عشاء کی نماز جب پڑھاتا تو پہلی دو رکعتوں کو لمبا کرتا اور آخری دو رکعتوں کو ہلکا کرتا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اے ابو اسحٰق! رضی اللہ عنہ تمہارے بارے میں میرا یہی گمان تھا۔

سنتیں:

وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَحِمَهُ اللهُ: «كَانُوا يَسْتَحِبُّونَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ»[1]

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عشاء کی نماز سے پہلے چار رکعت پڑھنے کو مستحب سمجھتے تھے۔

حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سُئِلَتْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي

[1] مختصر قیام اللیل المروزی، باب الترغیب فی الصلاۃ ما بین المغرب والعشاء

الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى أَهْلِهِ فَيَرْكَعُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يَأْوِي إِلَى

فِرَاشِهِ وَيَنَامُ[1]

حضرت زرارہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور ﷺ کی رات کی نماز کا حال دریافت کیا۔

انھوں نے فرمایا: ﷺ عشاء کی نماز جماعت سے پڑھتے تھے پھر گھر آکر چار

رکعتیں پڑھتے تھے اس کے بعد اپنے بستر پر جاکر سو جاتے تھے۔

عشاء کی فرض نماز کے بعد نبی ﷺ سے 2 سنت مؤکدہ اور 2 نوافل پڑھنے کا ثبوت

ملتا ہے

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:

صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ... وَسَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ[2]

میں نے نبی ﷺ کے ساتھ... عشاء کے بعد دو رکعت نماز پڑھی۔

---

[1] سنن ابی داؤد، أبواب قیام اللیل، باب فی صلاۃ اللیل

[2] صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب التطوع بعد المکتوبة

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک رات گزاری:

فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ العِشَاءَ، ثُمَّ جَاءَ إِلَى مَنْزِلِهِ، فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ[1]

آپ ﷺ نے عشا کی نماز پڑھائی، پھر گھر آئے اور چار رکعت ادا کیں اور سو گئے۔

ظہر، مغرب، عشاء اور وتر کے نوافل

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلاَةٌ، بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلاَةٌ، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: لِمَنْ شَاءَ[2]

---

[1] صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلاۃ باب: یقوم عن یمین الإمام

[2] صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب: بین کل أذانین صلاۃ لمن شاء

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر دو اذانوں یعنی اذان واقامت کے درمیان ایک نماز ہے دو مرتبہ یہی فرمایا تیسری مرتبہ فرمایا اگر کوئی پڑھنا چاہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر فرض نماز کے ساتھ دو رکعت نماز کی ترغیب ہے۔

وتر

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ يَقْرَأُ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ بِ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ[1]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ "جناب رسول اللہ ﷺ نے تین رکعت وتر پڑھے، پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ، دوسری میں قل یا ایھا الکافرون اور تیسری میں قل ھو اللہ اور معوذتین پڑھے۔

---

[1] سنن الترمذی، أبواب الوتر، باب ما جاء ما یقرأ فی الوتر

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي ثَمَانَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ يُوتِرُ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ النِّدَاءِ وَالْإِقَامَةِ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ[1]

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے، آٹھ رکعتیں اور پھر وتر پڑھتے، پھر بیٹھ کر دو رکعتیں پڑھتے تو جب رکوع کا ارادہ ہوتا تو کھڑے ہو جاتے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کی اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعت (سنت) پڑھتے۔

وتر کے بعد دو نفل پڑھنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے جیسا کہ اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے:

[1] الصحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب صلاۃ اللیل، وعدد رکعات النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ[1]

آپ ﷺ وتر کے بعد دو رکعت نوافل ادا کرتے تھے۔

نمازِ جمعہ کی رکعات

فرائض:

جمعہ کے فرائض دو رکعت ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرَى[2]

جو شخص جمعہ سے ایک رکعت پالے تو اسکے ساتھ دوسری آخری رکعت ملا لے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نمازِ جمعہ کے فرائض صرف دو رکعت ہیں۔ جو اس دن ظہر کی نماز کے متبادل ہو جائیں گے اور ظہر کی نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے

[1] سنن ترمذی، أبواب الوتر، باب ما جاء لا وتران فی لیلة

[2] سنن ابن ماجه، کتاب إقامة الصلاة، والسنة فیها، باب ما جاء فیمن أدرك من الجمعة رکعة

سنتیں:

نمازِ جمعہ سے پہلے چار رکعت سنت ادا کی جاتی ہیں، جیسا کہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَرْكَعُ قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا، لَا يَفْصِلُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ سے قبل چار رکعت ایک سلام سے پڑھتے تھے۔

اسی طرح جمعہ کے بعد آپ ﷺ سے زیادہ سے زیادہ 6 رکعت سنت ثابت ہیں۔ جس سے متعلق احادیث درج ذیل ہیں:

آپ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا[2]

جب تم میں سے کوئی نمازِ جمعہ ادا کرے تو اس کے بعد چار رکعت ادا کرے۔

---

[1] سنن ابن ماجه أبواب إقامة الصلوات والسنة فيها باب ما جاء في الصلاة بعد الجمعة

[2] صحيح مسلم، كتاب الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ[1]

بے شک رسول ﷺ جمعہ کے بعد اپنے گھر میں دو رکعت نماز ادا کرتے تھے۔

[1] سنن نسائی، کتاب الجمعة، صلاۃ الإمام بعد الجمعة

نماز باجماعت

مرد حضرات کے لئے فرض نماز مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ ادا کرنا واجب ہے یا سنت مؤکدہ، اس سلسلے میں علماء کی مختلف آراء ہیں۔ایک جماعت کی رائے ہے کہ واجب ہے حتی کہ بعض علماء کے نزدیک فرض نماز جماعت کے بغیر ہوتی ہی نہیں ہے۔ علماء کی دوسری جماعت کی رائے ہے کہ سنت مؤکدہ ہے یعنی فرض نماز جماعت کے بغیر ادا کرنے پر فرض تو ذمہ سے ساقط ہو جائیگا مگر معمولی عذر کی بناء پر جماعت کا ترک کرنا یقیناً گناہ ہے۔

الغرض فرض نماز جماعت ہی کے ساتھ ادا کی جائے کیونکہ اسکی مشروعیت جماعت کے ساتھ وابستہ ہے جس کی دلیل قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ ہیں۔البتہ اگر کوئی شرعی عذر ہو مثلاً بیماری، خوف، آندھی، طوفان، موسلا دھار بارش وغیرہ تو فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا نہ کرنے پر کوئی گناہ نہ ہو گا (انشاءاللہ)۔

آیات قرآنیہ

يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ[1]

جس دن ساق (یعنی احوال قیامت کی ہولناک شدت) سے پردہ اٹھایا جائے گا اور وہ (نافرمان) لوگ سجدہ کے لیے بلائے جائیں گے تو وہ (سجدہ) نہ کر سکیں گے۔ ان کی آنکھیں (ہیبت اور ندامت کے باعث) جھکی ہوئی ہوں گی (اور) ان پر ذلت چھا رہی ہوگی، حالانکہ وہ (دنیا میں بھی) سجدہ کے لیے بلائے جاتے تھے جبکہ وہ تندرست تھے (مگر پھر بھی سجدہ کے انکاری تھے)۔

حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالی میدان قیامت میں اپنی ساق (پنڈلی) ظاہر فرمائے گا جس کو دیکھ کر مومنین سجدہ میں گر پڑیں گے مگر کچھ لوگ سجدہ کرنا چاہیں گے لیکن ان کی کمر نہ مڑیگی بلکہ تخت ہو کر رہ جائیگی۔ یہ کون لوگ ہیں؟ تو حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ یہ آیت صرف ان لوگوں کے لئے نازل ہوئی

---

[1] القلم: 43، 42

ہے جو جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کرتے ہیں واللہ مَا نَزَلَتْ هَٰذِهِ الْآيَةُ إِلَّا فِي

الَّذِينَ يَتَخَلَّفُونَ عَنِ الْجَمَاعَاتِ[1]

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ ایک بہت بڑے تابعی فرماتے ہیں کہ یہ آیت: حی

علی الصلاۃ اور علی الفلاح کو سنتے تھے مگر سالم، تندرست ہونے کے باوجود مسجد

میں جا کر نماز ادا نہیں کرتے تھے كَانُوا يَسْمَعُونَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَلَا يُجِيبُونَ[2]

نمازیں نہ پڑھنے والوں یا جماعت سے ادا نہ کرنے والوں کو قیامت کے دن کتنی سخت

رسوائی اور ذلت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ[3]

اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دیا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ (مل کر)

رکوع کیا کرو (یعنی فرض نمازیں جماعت کے ساتھ ادا کر)

وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَوٰةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ[1]

---

[1] الجامع لأحکام القرآن۔ تفسیر القرطبی

[2] معالم التنزیل فی تفسیر القرآن۔ تفسیر البغوی

[3] البقرۃ:43

جب آپ ﷺ ان میں ہوں اور ان کے لئے نماز کھڑی کریں، تو چاہئے کہ ان میں سے ایک جماعت آپ ساتھ کھڑی ہو (جماعت سے نماز پڑھنے کے لئے)

(وضاحت) جب مسلمان اور کافروں کی فوجیں ایک دوسرے کے مقابل جنگ کے لئے تیار کھڑی ہوں اور ایک لمحہ کی بھی غفلت مسلمانوں کے لئے سخت خطرناک ثابت ہو سکتی ہو تو ایسی صورت میں بھی جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا حکم درج بالا آیت میں اور احادیث شریفہ میں وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ جب خوف کی حالت میں نماز جماعت سے ادا کرنے کا حکم ہے تو امن کی حالت میں تو بدرجہ اولی فرض نماز جماعت کے ساتھ ہی ادا کی جائیگی سوائے اس کے کہ کوئی شرعی عذر ہو۔

احادیث نبوی ﷺ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ، فَيُحْطَبَ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ،

[1] النساء 102

فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ، فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ[1]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے کئی مرتبہ ارادہ کیا کہ لکڑیاں اکھٹی کرنے کا حکم دوں اور ساتھ ہی نماز کے لئے اذان کہنے کا حکم دوں پھر کسی آدمی کو نماز کے لئے لوگوں کا امام مقرر کر دوں اور خود ان لوگوں کے گھروں کو جا کر آگ لگا دوں جو جماعت میں شریک نہیں ہوتے (یعنی گھر یا دوکان میں اکیلے ہی نماز پڑھ لیتے ہیں)۔

جو حضرات شرعی عذر کے بغیر فرض نماز مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ ادا کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں، ان کے گھروں کے سلسلہ میں اس ذات کی جن کی اتباع کے ہم دعویدار ہیں، اور جن کو ہماری ہر تکلیف نہایت گراں گزرتی ہے، جو ہمیشہ ہمارے فائدے کی خواہش رکھتے ہیں اور ہم پر نہایت شفیق اور مہربان ہیں، یہ خواہش ہے کہ ان کو آگ لگا دی جائے۔

---

[1] رواہ البخاری - باب وجوب صلاۃ الجماعۃ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنَ اتِّبَاعِهِ، عُذْرٌ، قَالُوا: وَمَا الْعُذْرُ، قَالَ: خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ، لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلَاةُ الَّتِي صَلَّى[1]

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان کی آواز سنے اور بلا عذر کے مسجد کو نہ جائے بلکہ وہیں پڑھ لے تو وہ نماز قبول نہیں ہوتی۔ صحابہ نے عرض کیا کہ عذر سے کیا مراد ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: مرض یا خوف۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ أَعْمَى، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الْمَسْجِدِ، فَسَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ، فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ، فَرَخَّصَ لَهُ، فَلَمَّا وَلَّى، دَعَاهُ، فَقَالَ: هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَجِبْ[2]

---

[1] اخرجه ابوداؤد فی السنن وابن حبان وابن ماجة الترغیب والترهیب

[2] رواه مسلم ـ باب یجب إتیان المسجد علی من سمع النداء

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، کہنے لگے: یارسول اللہ! ﷺ میرے پاس کوئی آدمی نہیں جو مجھے مسجد میں لائے۔ یہ کہہ کر انہوں نے نماز گھر پر پڑھنے کی رخصت چاہی۔ رسول اکرم ﷺ نے انہیں رخصت دیدی لیکن جب وہ واپس ہونے لگے تو انہیں پھر بلایا اور پوچھا: کیا تم اذان سنتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر تو مسجد میں آکر نماز پڑھا کرو۔

غور فرمائیں کہ جب اس شخص کو جو نابینا ہے مسجد تک پہنچانے والا بھی کوئی نہیں ہے اور گھر بھی مجھ سے دور ہے، نیز گھر سے مسجد تک کا راستہ بھی ہموار نہیں (جیسا کہ دوسری احادیث میں مذکور ہے) نبی اکرم ﷺ نے گھر میں فرض نماز پڑھنے کی اجازت نہیں دی تو بینا اور تندرست کو بغیر شرعی عذر کے کیا کر گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت دی جاسکتی ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : الْجَفَاءُ كُلُّ الْجَفَاءِ ، وَالْكُفْرُ وَالنِّفَاقُ : مَنْ سَمِعَ مُنَادِيَ اللهِ يُنَادِي بِالصَّلَاةِ وَيَدْعُو إِلَى الْفَلَاحِ فَلَا يُجِيبُهُ[1]

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ظلم اور سراسر ظلم اور کفر و نفاق ہے اس کا فعل جو نماز کے لئے اللہ کے منادی (مؤذن) کی آواز سنے اور اس کو قبول نہ کرے (یعنی نماز کو نہ جائے)

أَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ إِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ، فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ؛ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ»[2] وزاد رزين فی جامعه وإن ذِئْبَ الْإِنْسَانِ الشَّيْطَانُ إِذا خلا بِهِ أكله[3]

---

[1] رواه أحمد والطبراني الترغيب والترهيب ـ الترهيب من ترك حضور الجماعة لغير عذر

[2] رواه أحمد وأبوداود والنسائي وابن خزيمة والحاكم

[3] الترغيب والترهيب ـ الترهيب من ترك حضور الجماعة لغير عذر

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہاں باجماعت نماز نہ ہوتی ہو تو ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے۔ اس لئے جماعت کو ضروری سمجھو۔ بھیڑیا اکیلی بکری کو کھا جاتا ہے، اور آدمیوں کا بھیڑیا شیطان ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ارشادات

عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَلْقَى اللهَ غَدًا مُسْلِمًا، فَلْيُحَافِظْ عَلَى هَؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ، فَإِنَّ اللهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدَى، وَإِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى، وَلَوْ أَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هَذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ، لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ، وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُورَ، ثُمَّ يَعْمِدُ إِلَى مَسْجِدٍ مِنْ هَذِهِ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً، وَيَرْفَعُهُ بِهَا دَرَجَةً، وَيَحُطُّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً، وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا

وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُومُ النِّفَاقِ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتَى بِهِ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتَّى يُقَامَ فِي الصَّفِّ [1]

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ چاہے کہ کل قیامت کے دن اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں مسلمان بن کر حاضر ہو وہ ان نمازوں کو ایسی جگہ ادا کرنے کا اہتمام کرے جہاں اذان ہوتی ہے (یعنی مسجد میں اس لئے کہ اللہ تعالی نے تمہارے نبی ﷺ کے لئے ایسی سنتیں جاری فرمائی ہیں جو سراسر ہدایت ہیں، انہی میں سے یہ جماعت کی نمازیں بھی ہیں۔ اگر تم لوگ اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو گے جیسا کہ فلاں شخص پڑھتا ہے تو تم نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑنے والے ہو گے اور یہ سمجھ لو کہ اگر تم نبی ﷺ کی سنت کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جائے.............. ہم تو اپنا حال ہی دیکھتے تھے کہ جو شخص کھلم کھلا منافق ہوتا وہ تو جماعت سے رہ جاتا (ورنہ حضور کے زمانے میں عام منافقوں کو بھی جماعت چھوڑنے کی

[1] رواہ مسلم ۔ باب صلاۃ الجماع من سنن الھدی

ہمت نہ ہوتی تھی یا کوئی سخت بیمار ورنہ جو دو آدمیوں کے سہارے سے گھسیٹا

ہوا جا سکتا تھا وہ بھی صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔

قال علیؓ - رضی اللہ عنہ -: لا صلاۃَ لِجارِ المَسجِدِ إلَّا في المَسجِدِ.

قيلَ: ومَن جارُ المَسجِدِ، قال: مَن أسمَعَه المُنادي[1]

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مسجد کے پڑوی کی نماز مسجد کے علاوہ نہیں

ہوتی۔ پوچھا گیا کہ مسجد کا پڑوسی کون ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جو شخص اذان کی آواز سنے وہ مسجد کا پڑوسی ہے۔

[1] السنن الکبری بیہقی

حرفِ آخر

نماز، فرائض اسلام یعنی ارکان اسلام کی عبادات میں سے حسین عبادت ہے۔ رسول کریم ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور مومن کی معراج ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قَدۡ أَفۡلَحَ مَن تَزَكَّىٰ[1]

ترجمہ: بیشک وہی بامراد ہوا جو (نفس کی آفتوں اور گناہ کی آلودگیوں سے) پاک ہو گیا۔

اصل کامیابی تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کے بعد ہی ہے کہ جس سے حقیقت نماز ملتی ہے۔ جب جسم کا کعبہ تو کعبۃ اللہ یا سامنے محراب ہوتی ہے لیکن دل جب اپنے کعبہ و امام یعنی رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہو، اپنی چاہت کا مرکز و محور آپ ﷺ کی ذات مبارک ہو تو خالص اخلاص سے اتباع ہو گی اور صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي (ترجمہ: ایسے نماز پڑھو جیسے مجھے دیکھتے ہو)(بخاری) کا مصداق ہو گا۔ اب اس کی حالت ظاہراً ہی نہیں بلکہ باطناً بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری کی ہو گی۔ اس حالت میں اس کی روح کا قبلہ اور امام کلام اللہ ہو گا کیونکہ روح کلام اللہ کے تابع ہے۔ جیسے

---

[1] الأعلى:14

اللہ تعالیٰ نے ارواح انسان سے فرمایا تھا: اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ، تو ارواح نے جواباً عرض کیا تھا: بَلیٰ (بے شک تو ہی ہے)۔ یہ کیفیت اسے سب سے کٹ کر اللہ تعالیٰ سے لگائے گی۔ اب انسان خالصتاً متوجہ الی اللہ ہو گا۔ اب اس کا دل قَلْبُ الْمُؤْمِنِ عَرْشُ اللہِ کا مصداق ہو گا۔ یہ کیفیت کامل محبت رسول ﷺ کے طفیل حاصل ہو گی۔

اللہ کریم ہمیں ایسی صحبت میں رکھے تاکہ قیامت میں جب سامنے جائیں تو سرخرو ہو جائیں۔ سالک کے لئے کامل محبت اور صحبت شیخ ہی کامل محبت و اطاعت رسول اللہ ﷺ کا ذریعہ بنتی ہے۔ جو اسے حقیقت نماز سے مشرف بناتی ہے۔ نماز کیسا تحفہ ہے کہ جب چاہو ڈائریکٹ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہو کر جو چاہو مناجات کرو اور مانگو بلا معاوضہ۔ تو معلوم ہوا کہ اپنے شیخ کے طفیل حضور اکرم شفیع معظم ﷺ کی کامل محبت بندے کو قربِ خداوندی کی ایسی منزل تک پہنچاتی ہیں کہ بقولِ علامہ اقبال رحمہ اللہ:

خدا بندے سے خود پُوچھے، بتا تیری رضا کیا ہے

جیسا کہ حدیث قدسی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ

بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ[1]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا: جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میری طرف سے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ

[1] البخاری فی الصحیح

سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اگر وہ کسی دشمن یا شیطان سے میری پناہ مانگتا ہے تو میں اسے محفوظ رکھتا ہوں اور میں جو کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کہ مجھے اپنے مومن بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے۔ وہ تو موت کو بوجہ تکلیف جسمانی کے پسند نہیں کرتا اور مجھ کو بھی اسے تکلیف دینا برا لگتا ہے۔

اللہ رب العزت ہمیں اس تحفۂ معراج کا حقیقت میں حق ادا کرنے والا بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

اظہار تشکر

قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : مَنْ لَمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللہَ

حضور نبی اکرم ﷺ کا اشاد مبارک ہے کہ جو شخص بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا (بھی) شکر ادا نہیں کرتا۔

میں اس کام میں اپنے تمام معاونین کا بے حد شکر گزار اور ان کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالی انہیں اپنی شان کے مطابق صلۂ عظیم، حضور نبی اکرم ﷺ کی شفاعت اور اپنی اور اپنے محبوب ﷺ کی قربتیں، رحمتیں اور برکتیں عطا فرمائے۔

بالخصوص اپنی جامعہ کے مفتی پروفیسر ڈاکٹر محمد معظم فراز محمدی سیفی، مفتی ڈاکٹر محمد عمر فراز محمدی سیفی، اور ہمارے جامعہ کی ڈنمارک برانچ کے مہتمم مفتی طارق محمد امین محمدی سیفی، مولانا محمد کامران محمدی سیفی، حافظ حمزہ علی محمدی سیفی،

اور ہمارے جامعہ کے سید طارف حسین شاہ محمدی سیفی اور ابوالسرمد مولانا محمد یوسف محمدی سیفی

اللہ تعالی ان سب کو جزائے خیر اور دین پر استقامت عطا فرمائے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ الْعَافِیَۃَ وَالْمُعَافَاۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ

آمین بجاہ النبی الکریم ﷺ

ادارہ ھذا کی دیگر تصانیف

سلسلہ اربعینات

01 دن کا معمول بمطابق فرمان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

02 الاربعین فی التوبہ والاستغفار۔ اسلوب توبہ واستغفار۔ چالیس احادیث۔

03 الاربعین فی ختم النبوۃ بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ چالیس احادیث۔

04 الاربعین فی صفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ نمازِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ چالیس احادیث۔

05 الاربعین فی اسلوبِ الادبِ لِلوالدین۔ والدین کے ساتھ طرزِ ادب۔ چالیس احادیث۔

06 الاربعین فی معرفۃ النفس وتزکیتھا۔ نفس کی پہچان اور تزکیہ۔ چالیس احادیث۔

07 الاربعین فی احکام الصلوۃ۔ نماز کی فرضیت واہمیت۔ چالیس احادیث۔

08 الاربعین فی الصوم۔ روزہ کے احکام اور مسائل۔ چالیس احادیث۔

09 الاربعین فی الإعتکاف۔ اعتکاف۔ چالیس احادیث۔

10 الاربعین فی احکام الصلوۃ بالجماعۃ۔ نماز باجماعت کے فضائل واحکام۔ چالیس احادیث۔

11 الأربعین فی الوجد والحال۔ کیفیاتِ وجد وحال۔ چالیس احادیث۔

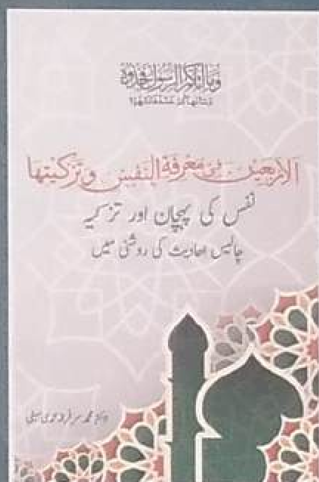
12 الأربعین فی أھمیۃ صحبۃ المرشد الکامل وأثرھا۔ صحبت مرشد کامل۔ چالیس احادیث۔

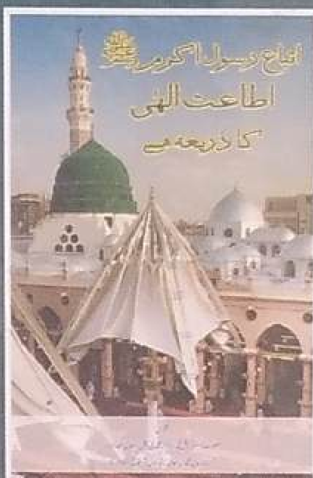
13 الأربعین فی آفات اللسان۔ زبان کی آفات۔ چالیس احادیث۔

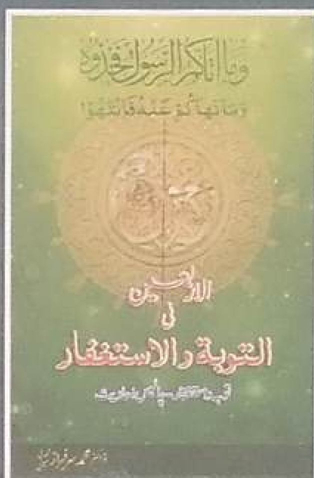
14 الاربعین فی الأحکام اللباس والحجاب۔ لباس اور پردے کے احکامات۔ چالیس احادیث۔

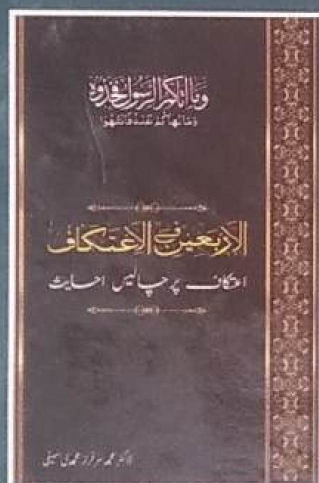
15 الأربعین فی فضل الذکر والتقرب إلی اللہ تعالی۔ ذکر الٰہی اور تقرب الی اللہ۔ چالیس احادیث۔

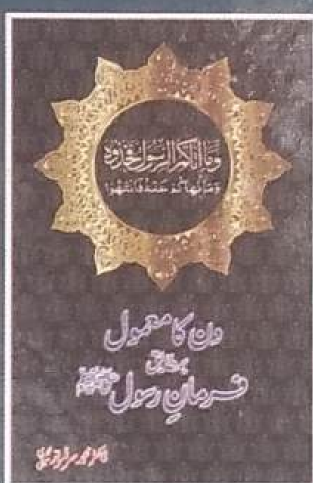
ادارہ ھذا کی دیگر تصانیف















خانقاہ و جامعہ محمدیہ سیفیہ سرفراز العلوم ۔ اسلام آباد